بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd No. P 67

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۹ — شمارہ ۱۱

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ۲ امان کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۱۰ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

● — پنجاب میں ۲۵ فروری سے ۹ مارچ تک مڈل کے امتحان ہوئے اور اب ۱۱ مارچ سے میٹرک کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ ہر دو امتحانات میں ہمارے احمدی بچے اور بچیاں بھی شریک ہوئے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

● — محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

۳ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ — ۱۲ امان ۱۳۴۹ ہش — ۱۲ مارچ ۱۹۷۰ء

بھانڈیر (مدھیہ پردیش) میں کامیاب مناظرہ

غیر احمدی مناظر، احمدی مناظر کے پیش کردہ دلائل کا جواب نہ دے سکے

رپورٹ مرتبہ مکرم انوار محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راٹھ (یو۔پی)

کونچ ضلع جالون کے ایک دوست بھائی جمال احمد صاحب چند سال ہوئے بعد غور وفکر اور مطالعہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ان کی برادری کے لوگ اسی وقت سے برابر ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کبھی ان کے لڑکوں کو اُن کے خلاف اُکساتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ ہم ان کی لڑکیوں کو ان کے گھر سے نکال کر لے جائیں گے اور ان لڑکیوں کی شادیاں برادری میں حسبِ منشاء کریں گے۔ ان کے بھائی دبو مقام پر رہائش پذیر ہیں۔ پچھلے دنوں ایک تقریب کے موقعہ پر بھائی جمال احمد صاحب کو ان بھائیوں نے دبو بلایا۔ اور ساتھ ہی اس امر پر زیادہ زور دیا کہ بھائی جمال احمد صاحب اپنی لڑکیوں کو دبو ہمراہ لے کر آئیں۔ مطلب یہ تھا کہ اپنی کثرت کا ان پر رعب ڈالا جائے۔ اور انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ بھائیوں کی مرضی کے مطابق برادری میں لڑکیوں کے رشتے طے کریں۔ چنانچہ دبو بلا کر اُن پر زور دیا گیا کہ اپنے عقائد کی وضاحت کریں۔ بھائی جمال احمد صاحب میرے پاس راٹھ آئے۔ مَیں اگرچہ ان دنوں علیل تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور میں دبو پہنچا۔ رات کے تین بجے عقائد جماعتِ احمدیہ پر بات چیت ہوتی رہی۔ بالخصوص مسئلہ وفات وحیاتِ مسیح علیہ السلام پر تفصیلی بات ہوئی۔ دبو کے لوگ قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھی ہوئی اس عبارت پر اصرار کرتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا چکے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی عربی عبارت سے کوئی ثبوت نہ دے سکے۔

چند دنوں کے بعد برادری کی ایک اور تقریب بھانڈیر (مدھیہ پردیش) میں تھی۔ جمال احمد صاحب کی برادری اور آپ کے خاص بھائیوں نے کہا کہ آپ بھی اس موقع پر اپنے کسی عالم کو بلالیں اور ہم بھی بلاتے ہیں۔ تاکہ علماء کی باہمی بات چیت ہو جائے اور ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ چنانچہ ۸-۹ فروری اس کے لئے مقرر ہوئی۔

ہماری طرف سے مکرم مولٰینا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج علاقہ اتر پردیش سے درخواست کی گئی کہ وہ ۷ فروری کو چرگاؤں تشریف لے آئیں۔ مولٰینا موصوف حسبِ پروگرام چرگاؤں تشریف لے آئے۔ راٹھ سے خاکسار بھی ایک غیر احمدی دوست کے ہمراہ چرگاؤں پہنچ گیا۔ مکرم جمال احمد صاحب بھی وہاں آگئے۔ مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب کے ہاں سول ہسپتال میں قیام رہا۔ مورخہ ۹ فروری کو بھانڈیر روانہ ہوتے۔ جامع مسجد بھانڈیر میں اجتماع ہوا۔ غیر احمدی احباب کی طرف سے مفتی رفاقت حسین صاحب کو کانپور سے بُلایا گیا تھا۔ گیارہ بجے دوپہر سے دو بجے تک مسئلہ حیات وممات عیسیٰ علیہ السلام پر تین گھنٹے مناظرہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولٰینا بشیر احمد صاحب فاضل بحیثیت مناظر پیش ہوئے۔ آپ نے اپنے اوقات میں قرآن مجید کی متعدد آیات۔ احادیث صحیحہ۔ اقوالِ ائمہ۔ قرآن مجید کے پُرانے اردو تراجم کو پیش کر کے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں مفتی رفاقت حسین صاحب آخر تک کسی ایک دلیل کا بھی جواب نہ دے سکے۔ اور رفع و نزول پر زور دیتے رہے۔

احمدی مناظر نے رفع ونزول کی بھی قرآن مجید۔ احادیث اور لغت سے تشریح کر کے بتایا کہ رفع سے مُراد آسمان پر جانا اور نزول سے مُراد عربی زبان میں آسمان سے اُترنا نہیں ہُوا کرتا۔ حاضرینِ مجلس نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ مفتی صاحب دلائل کا جواب نہیں دے رہے ہیں۔

بالآخر کتاب "براھین احمدیہ" کا سہارا لے کر یہ غلط اثر ڈالنے کی کوشش کی کہ مرزا صاحب نے بھی اس کتاب میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا اظہار کیا ہے۔ اس کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اس کا بھی تسلی بخش جواب حضرت صاحبؑ کی کتب، براھین احمدیہ حصہ پنجم اور ایام الصلح کے حوالہ جات سے پیش کیا گیا۔ اور وضاحتاً بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے مامور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ خدائی اطلاعات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جس طرح سیدنا حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عرصہ تک بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی طرف مُنہ کرنے کا ارشاد فرمایا تو حضورؐ نے بیت اللہ کی طرف رُخ پھیر لیا۔ بعینہٖ اسی طرح جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مرزا صاحب کو باوضاحت آگاہی نہ ہوئی آپؑ نے عوام کے اس عقیدے کو بیان فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو آپ نے قریباً ہر کتاب میں اس کا اظہار فرمایا۔ اور ببانگِ دہل یہ اعلان کیا ؎

ابنِ مریم مرگیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہُوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر
اس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر

جماعت احمدیہ کے مناظر نے جب اپنی تقریر میں لفظ توفّی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج کو پیش کیا اور حضور کی اس پیشگوئی کو بیان فرمایا کہ :-

"ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۲)

تو حاضرینِ مجلس پر ایک سکتہ طاری ہو گیا۔ غیر احمدی مناظر مفتی رفاقت حسین صاحب نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲؍امان ۱۳۴۹ہش

پیشگوئی ـــــ اور ـــــ اُس کی عظمت

انسانی علم کا دائرہ محدود ہے۔ اور یہ حد بندی مکانی اور زمانی دونوں پر حادی ہے۔ انسان صرف انہیں چیزوں کو دیکھ سکتا ہے جو اس کے سامنے ہیں۔ پسِ پردہ کیا ہے اس کی محدود نظر اس تک نہیں جا سکتی۔ پردے کو ہٹا دینے پر ہی اُسے صحیح علم ہو سکتا ہے۔ یہ پردہ جیسا مکانی نوعیت کا ہے اور انسان کی مادی آنکھیں ہر روز اس کا مشاہدہ و تجربہ کرتی ہیں۔ ایسا ہی زمانی قسم کا بھی ہے۔

انسانی نظر اور فکر صحیح طور پر صرف زمانہ ماضی اور حال کے واقعات کو اپنے دائرۂ علم میں لا سکتی ہے۔ آئندہ لمحات میں کیا ہونے والا ہے، پردۂ غیب نے اپنے اندر کیا کچھ چھپا رکھا ہے اس سے انسان قطعی طور پر لاعلم ہے۔ قرآنِ پاک نے بڑے ہی صاف اور نہایت درجہ واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ:-

اِدّٰرَکَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ (سورۃ النمل آیت ۶۷)

بعد میں آنے والی ساعت کے قطعی علم سے انسان تہی دامن ہے۔ شکی اور ظنی باتوں کے سوا کچھ نہیں بلکہ وہ تو اس سے قطعی طور پر اندھے ہیں۔

عالم الغیب والشہادۃ صرف اور صرف خدا ہی کی ذات کا خاصّہ ہے۔ خدائی علم کے سامنے کسی چیز کا ظاہر و باہر ہونا یا دبیز پردوں تلے چھپا ہُوا ہونا برابر ہے۔ اسی کو الٰہی کتاب میں اُس کی ذات عالم الغیب کو ظاہر کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ:-

عٰلِمُ الْغَیْبِ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

(سباء آیت ۴)

خدا کی عالم الغیب ہستی تو وہ ہے جس سے ذرّہ برابر کوئی چیز بھی خواہ آسمانوں اور خواہ زمین کے کسی حصّہ میں پڑی ہو اس کے علم سے باہر نہیں۔ ذرّہ کی کیا بات اس سے بھی چھوٹی یا بڑی سبھی علمِ الٰہی میں موجود ہے۔

ذاتِ باری تعالیٰ کے بارہ میں معلوماتِ حقیقی کے یہ چند اشارات ذہن میں رکھ لینے کے بعد اب سورۃ الجن کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ پر غور کیجئے

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ۔

(الجن آیت ۲۶ - ۲۷)

عالم الغیب خدا اپنے [illegible] غیب کے بارہ میں سوائے کسی رسول اور فرستادہ کے جس پر اس کی رضا نازل ہوتی ہے کسی اور کو بکثرت اطلاع نہیں بخشتا۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ بات واضح ہے کہ خدا تعالیٰ کی عنایاتِ عظیمہ [illegible] برگزیدہ بندوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں [illegible] میں سے علمِ غیب کا بکثرت انکشاف بھی ہے جس سے قدرتِ حق کو بیک وقت دو ہرے رنگ کا فائدہ [illegible] منظور ہوتا ہے۔ اوّل اس طریق سے اُس کی اپنی ورا [illegible] اور نہاں در نہاں ہستی کا ثبوت دینا اور ساتھ ہی دُوسرے نمبر پر اُس فرستادہ اور برگزیدہ بندہ کی صداقت کا ثبوت بھی کہ [illegible] ایسی قادر و توانا ہستی کے ساتھ نہایت درجہ قریبی [illegible] ہے۔

محدود علم رکھنے والے بندگانِ خدا کے [illegible] اقسام کی سچائی کو واضح اور یقینی بنانے کے لئے اس صورت سے بڑھ کر اور کوئی واضح اور روشن صورت نہیں کہ انسانوں ہی میں سے ایک بندے پر بعض ایسی باتوں کا انکشاف ہوتا ہے جو دنیا کے لحاظ سے ابھی پردۂ غیب میں ہوتی ہیں۔ وہ باذنِ الٰہی [illegible] کے ساتھ لوگوں کے سامنے قبل از وقوع بہت سی باتوں کا اظہار کر دیتا ہے۔ تب وقت آنے پر دُنیا خود دیکھ لیتی ہے کہ جو کچھ خدا کے نام پر کہا گیا تھا بعینہٖ وقوع میں آگیا ـــــ اور اسی کا نام پیشگوئی ہے۔ [illegible] کی ذات پر یقین پختہ ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا ہی خوب تحریر فرمایا ہے کہ:-

"ہمارا حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرتِ دُعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔"

(نسیم دعوت ص۸۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:-

"سچا الہام خدا تعالےٰ کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں۔ اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔"

(ضرورۃ الامام ص۱۸)

جب سے یہ دُنیا بنی اور انسان اس میں آباد ہُوا خدائے قدوس نے اس کی رُوحانی اصلاح اور تربیت کے لئے انبیاء اور مرسلین کا سلسلہ جاری فرمایا کوئی نبی اور رسُول ایسا نہیں گزرا جسے خدا سے سچے الہام و کلام کا شرف حاصل نہ ہُوا ہو۔ اور قدرتِ حق نے علیٰ حسب مراتب کچھ نہ کچھ اپنے علمِ غیب سے اطلاع نہ دی ہو۔ جیسا کہ اُوپر بیان ہُوا خدا کی ذات پر جس قدر پختہ یقین اور محکم ایمان اس ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے وہ دیگر ذرائع سے فائق ہے۔ زمرہ انبیاء اور مرسلین کی تاریخ کا تفصیل کے ساتھ استقصاء تو ممکن نہیں لیکن ہمارے پاس قرآن پاک ایک ایسی جامع و کامل کتاب موجود ہے جو خدائے قدوس کی طرف سے دئے گئے علُومِ غیبی سے بھری پڑی ہے۔ قرآن کریم کی بیان کردہ ایسی پیش خبریاں نزولِ قرآن سے لے کر اب تک ہزارہا کی تعداد میں پوری ہو کر ہر زمانہ کے مؤمنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بن چکی ہیں۔ اور ان کا سلسلہ اب بھی برابر جاری ہے۔ اور تاقیامت جاری رہے گا۔

علاوہ ازیں قرآن کریم کی ظلّیت اور نبیُ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیض رسانی کے نتیجہ میں اس زمانہ میں بھی خدائے عالم الغیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل سیدنا حضرت مسیح [illegible] علیہ السلام کو بہت سی غیبی خبروں کی اطلاع دی جنہیں حضور [illegible] پیشگوئی کے رنگ میں عرصہ ہُوا اپنی کتب میں شائع فرمایا جن میں سے صدہا پیشگوئیاں روزِ روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں۔ اسی طرح اس الحاد اور بے دینی کے زمانہ میں [illegible] دنیا سرے سے خدا کی ذات ہی کی منکر ہو بیٹھی [illegible] اس اعلیٰ درجہ کے ذریعہ پر غور و فکر کرنے سے اس کی ہستی [illegible] زبردست محکم ثبوت ملتا ہے۔ اور خدا کی ذات پر [illegible] ان کو اس دنیا میں بامقصد زندگی گزارنے کے واضح [illegible] مواقع میسّر آتے ہیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ ۔

۲۲؍امان (مارچ) ـ یومِ مسیح موعودؑ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۲؍امان (مارچ) بروز اتوار یوم مسیح موعودؑ منایا جائے۔ اس دن تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ اس تقریب سعید کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور ظہور احمدیت۔ مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض۔ مسیح موعودؑ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں۔ مسیح موعودؑ کا ظہور وغیرہ اہم مضامین پر تقاریر کا انتظام کریں۔ نیز جلسوں کے اختتام پر جلد رپورٹیں مرتب کر کے مرکز میں روانہ کریں۔ تا اخبار میں اشاعت کے لئے بھجوائی جا سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اطفال الاحمدیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

آپ کی موجودہ عُمر حافظہ کی عُمر ہے۔ آپ کو اس عُمر سے پُورا پُورا کام لینا چاہیئے

آپ کیلئے بعض بنیادی مضامین اور بنیادی حقیقتوں کو ابھی سے اپنے حافظہ میں محفوظ کر لینا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مورخہ ۸ ر اخاء ۱۳۴۸ ہش (۸ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء) کو جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے :۔ ایڈیٹر

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ نے پہلے سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے متعلق جو ہدایت دی گئی تھی اس کے متعلق اطفال سے دریافت فرمایا کہ کس کو اس ہدایت کا علم ہوا ہے اور کس کو ابھی تک علم نہیں ہوا۔ اس جائزہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ نے فرمایا :۔

میں نے اس سے ایک عام اندازہ یہ لگایا ہے کہ

باہر سے آنے والے بچوں کی اکثریت

ایسی ہے جن کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ میں نے حال ہی میں جو ہدایت دی تھی وہ کیا تھی لیکن ربوہ میں رہنے والے اطفال میں سے بھی بعض ایسے ہیں جنہیں اس بات کا ابھی تک علم نہیں ہوا ہے۔ میں نے یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ ساری جماعت، چھوٹے بھی اور بڑے بھی سورۂ بقرہ کی پہلی آیات زبانی یاد کرلیں۔ اب آپ نے میرے منہ سے بھی یہ ہدایت سُن لی ہے۔ دسمبر کی ۲۶ - ۲۷ کو جب ہمارا جلسہ سالانہ ہوگا اس وقت تک آپ سب ان آیات کو حفظ کرلیں اور جو اطفال باہر سے آئے ہوئے ہیں وہ واپس جاکر تمام دوسرے اطفال کو بھی یہ بتادیں کہ

سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

زبانی یاد کرنی ہیں۔ آپ خود بھی ان کو شوق سے یاد کریں اور دوسروں میں بھی یاد کرنے کا شوق پیدا کریں۔ آپ تو خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس اجتماع میں شرکت کا موقع عطا کیا ہے۔ باقی دوسرے بچے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اس اجتماع میں شامل نہیں ہوسکے اور اس اجتماع کی برکتوں سے محروم رہے ہیں اور میری اس ہدایت کو سُن نہیں سکے۔ آپ جاکر ان کو بتائیں تاکہ وہ اس سے محروم نہ رہیں۔ اور دسمبر تک یہ سترہ آیات آپ سب کو یاد ہونی چاہئیں۔ آپ میں مختلف عمروں کے اطفال ہیں۔ بعض تو بہت چھوٹی عمر کے ہیں بعض درمیانی عمر کے ہیں۔ لیکن جو بڑے ہیں ان کو تو ان آیات کا

ترجمہ بھی سیکھ لینا چاہیئے

البتہ چھوٹے بچے ان آیات کو صرف حفظ کرلیں۔ کیونکہ اس عمر کے لحاظ سے حفظ کرنا بڑا آسان ہوتا ہے۔

دراصل سات سال سے پندرہ سال کی عمر کا عرصہ حافظہ کی عمر ہے۔ اس عمر میں بچوں کے ذہنوں پر حافظہ حکومت کرتا ہے۔ پھر جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ایک اور اچھا حاکم انہیں عطا کرتا ہے اور یہ ذہن اور فراست کی حکومت ہوتی ہے۔ اس وقت ذہن اور فراست حاکم بنتے ہیں یعنی سوچنا اور استدلال کرنا یا اس کو سمجھنا اور پھر اس سے فائدہ اٹھانا وغیرہ

ایک اور ضروری بات جس کی طرف بھی فوری توجہ کرنی ہے اور یہی اس وقت آپ

اطفال کے لئے میرا پیغام

یا میری ہدایت ہے کہ دنیا میں بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں عام طور پر بڑے قیمتی پتھر ہیرے جواہرات پائے جاتے ہیں۔ افریقہ میں بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں بعض خاندان تو اپنے بچوں کو بتا دیتے ہیں کہ یہ قیمتی پتھر ہیں عام پتھر نہیں۔ لیکن بہت سے والدین یا گارڈین اس سے غفلت برت رہے ہوتے ہیں اور وہ ان کی اس رنگ میں تربیت نہیں کرتے اور انہیں یہ نہیں بتاتے کہ یہ ہیرا ہے۔ یہ زمرّد ہے۔ یہ یاقوت ہے یا یہ دوسری قسم کے قیمتی پتھر ہیں اور ان کی کوئی قیمت ہے اور ان کو سنبھال کر رکھنا ہے۔ ایسے بچے بعض دفعہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں سے مٹی کو اکٹھا کرتے ہیں تو نیچے ہیرا پڑا ہوا ہوتا ہے۔ یا پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے ساتھ کھیل رہے ہوتے ہیں اور ان میں بعض دفعہ ہیرا بھی ہوتا ہے لیکن انہیں اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہ میں آپ کو کہانی نہیں سنا رہا بلکہ واقعہ بتا رہا ہوں

دنیا میں اس قسم کے خطّے ہیں

جہاں یہ پتھر بڑی کثرت سے ملتے ہیں، اور وہاں بعض بچے ان پتھروں کی قدر و قیمت سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ اس لحاظ سے جاہل ہوتے ہیں ان کو کچھ علم ہی نہیں ہوتا۔ کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ان پتھروں کی کیا قیمت ہے۔ یہ عام پتھر نہیں دوسری مثال آپ کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں (اس اثناء میں ایک بچے کی حرکات کو دیکھ کر حضور نے فرمایا) ضمناً میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ میری آنکھوں کو یہ عادت پڑ گئی ہے شاید اس کا شکریہ مجھے خدام الاحمدیہ کو ادا کرنا ہے کہ میرے سامنے جو مجمع ہو اس کی ہر حرکت میری نظر میں ہوتی ہے۔ اس واسطے کوئی بچہ یہ نہ سمجھے کہ وہ میری نظر سے اوجھل ہے۔ سارا مجمع جس سے میں مخاطب ہوتا ہوں وہ میری نظر میں ہوتا ہے اور یہ عمر چونکہ تربیت کی ہے اس واسطے مجھے بولنا پڑے گا اور آپ کو شرمندہ ہونا پڑے گا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ شرمندہ ہوں اس لئے آپ توجہ سے سنیں اور یہ مثال جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً دو چھوٹے کینوس کے تھیلے ہیں جو ہم نے بازار سے خریدے ہیں۔ ان کی قیمت تین چار روپے ہے۔ ہم نے ایک تھیلے میں پتھروں کے ٹکڑے بھر لئے اور دوسرے تھیلے میں ہیرے اور جواہرات بھر لئے۔ اب ان میں سے ہیرے اور جواہرات سے بھرے ہوئے تھیلے کی قیمت بہت زیادہ ہے یا پتھروں سے بھرے ہوئے تھیلے کی؟ (سب بچوں نے جواباً عرض کیا جس تھیلے میں ہیرے اور جواہرات بھرے ہوئے ہیں!)

فرمایا۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے ایسا روحانی خزانہ دیا ہے جس میں

روحانی ہیرے اور جواہرات

پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک ہیرا جو برصغیر پاک و ہند میں تھا اور جسے انگریز یہاں سے غصب کرکے لے گئے یہ برصغیر اس کا اصل مالک ہے۔ بہرحال یہ دنیوی دولت تو بے وفا ہے ایک گھر سے نکل کر دوسرے گھر میں چلی جاتی ہے پس وہ تھیلا زیادہ قیمتی ہے جس میں ہیرے جواہرات پڑے ہوں بہ نسبت اس تھیلے کے جس میں پتھر کے ٹکڑے ہوں بلکہ ان دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ ایک چند روپوں کا ہے اور ایک وہ ہے کہ بادشاہوں کے خزانے خالی ہو جائیں تب بھی شاید ہی اس کی قیمت ادا ہوسکے۔ سنو! کہ انسان کا ذہن بھی ایک تھیلے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح ہم تھیلے میں پتھر کے ٹکڑے یا ہیرے جواہرات بند کر دیتے ہیں اسی طرح ہم دماغ میں روحانی ہیرے اور جواہرات بھی بند کرسکتے ہیں

پس ایک دماغ وہ ہے جس کے اندر روحانی ہیرے اور جواہرات ہیں اور دوسرا دماغ وہ ہے جس میں روحانی طور پر چھوٹے چھوٹے بے قیمت پتھر بھرے ہوئے ہیں ان میں سے کونسا دماغ اچھا ہے (سب بچوں نے بیک زبان عرض کیا ہیروں اور جواہرات والا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی

تھی کہ آپ بڑی کثرت سے روحانی خزائن دنیا میں تقسیم کریں گے۔ یہ ہم میں سے بڑوں کو بھی ملے اور چھوٹوں کو بھی ملے ہیں لیکن بڑوں نے آپ کو ورثہ میں ملے ہیں اور آپ کے ماں باپ نے یہ غفلت برتی کہ آپ کو ان ہیروں اور جواہرات کی قدر و قیمت نہیں بتائی۔ اس لئے آپ عدم تربیت کی وجہ سے اپنے دماغ کے تھیلے بے قیمت

بھیڑیوں سے بھرے رہتے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ آپ اپنے دماغوں کو بے بہا روحانی ہیروں اور بیش قیمت روحانی جواہرات سے بھریں۔ یہ ایک مقابلہ ہے جو عدم تربیت اور جد وجہد برائے تربیت میں کارفرما ہے۔ یعنی آپ کا ماحول یا آپ کے والدین کی غفلت آپ کو ایک طرف کھینچ رہی ہے اور آپ کو

بے قیمت اور کم مایہ

بنانا چاہتی ہے کہ آپ کا کوئی مول نہ ہو۔ جس طرح آوارہ کتوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ انسان جب سمجھتا ہے کہ کتے بہت ہو گئے ہیں تو بندوق کے ساتھ یا زہر دے کر ان کو مار دیتا ہے۔ آپ کا ماحول جس کی ایک حد تک ذمہ داری آپ کے والدین پر ہے آپ کو ایک ایسا ذہن بنانا چاہتا ہے جس کی اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں اور ہماری یہ کوشش رہتی ہے کہ

آپ کے ذہن کا تھیلا

ان روحانی خزائن سے بھر جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خزانے سے اللہ تعالےٰ کی توفیق سے صرف ہمارے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے لائے ہیں۔ اور جن کا سلسلہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ ہماری یہ کوشش جاری ہے شیطانی وساوس ہمارے مقابلے میں ہیں اور ہمیں یہ یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم ہی جیتیں گے اور آپ معصوم بچے ضائع نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سامنے دو چیزیں رکھی ہیں۔ آپ کی یا تو ایک بندر کی قیمت (قرآن کریم میں بھی بندر کی مثال بیان ہوئی ہے) یا ایک انسان کی قیمت پڑے جس کے ذہن میں روحانی جواہرات بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ویسے آپ کی جو عمر ہے یعنی

سات سے پندرہ سال کی عمر

یہ فراست کی یا ذہانت کی عمر نہیں ہے۔ بلکہ حافظہ کی عمر ہے۔ اس وقت ہم آپ کے ذہن میں یہ روحانی ہیرے STOCK سٹاک کر سکتے ہیں۔ اس میں یہ روحانی جواہرات بھر سکتے ہیں۔ لیکن وہ پہچان جو ایک جوہری کو ہیرے کی ہوتی ہے وہ آپ کو اس عمر میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک جوہری کے پاس مثلاً اگر کوئی بڑا سا پتھر یہ سمجھ کر لے جائے کہ اس کی بڑی قیمت ہے تو جوہری دیکھ کر کہتا ہے کہ اس کا حجم تو بڑا ہے مگر اس کے اندر ایک بال آیا ہوا ہے اور یہ دراصل ہیروں کے دو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے اس لئے اگر یہ بال نہ ہوتا تو اس کی قیمت ایک لاکھ روپے ہوتی اور اب چونکہ اس کے اندر ایک بال آیا ہوا ہے اس کی قیمت پچاس ہزار روپے ہے۔ پس آپ اس وقت میں یہ فرق نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس وقت آپ کو اس کی سمجھ اور فراست عطا نہیں ہوئی۔ البتہ

ہم امید رکھتے ہیں

اور ہماری دعائیں ہیں اور کوششیں بھی جاری ہیں کہ آپ بڑے ہو کر ایک ماہر جوہری کی طرح ایک قیمتی ہیرے اور ایک ناقص ہیرے، یا ایک ہیرے اور ایک شیشے کے ٹکڑے میں فرق کر سکیں گے۔ یہ عمر آپ کی ایسی عمر نہیں ہے آپ کی اس عمر میں ہمارا یہ کام ہے کہ آپ کے ذہنوں کو روحانی خزائن میں سے قیمتی ہیرے منتخب کر کے ان سے بھر دیں۔ پھر جب آپ بڑے ہوں گے تو پھر انشاء اللہ ان روحانی ہیروں اور جواہرات کی قدر وقیمت آپ پر خود بخود کھل جائے گی اور آپ ان سے فائدہ اٹھانے لگ جائیں گے۔

پس آج

آپ کو میرا یہی پیغام ہے

کہ آپ اپنے حافظہ سے کام لیتے ہوئے قیمتی اور بنیادی دلائل کو یاد کر لیں کیونکہ اس وقت آپ کی حافظہ کی عمر ہے۔ ذہانت اور فراست کی عمر نہیں ہے۔ ان قیمتی اور بنیادی دلائل (جو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی خزائن کا ایک حصہ ہیں) میں سے نہایت ہی بیش قیمت ہیرا اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسا بیش بہا ہیرا عطا ہوا ہے جس کے مقابلہ میں ہر چیز ریت کا ایک ذرہ ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کی معرفت ہے۔ یہ ایک وسیع اور

بڑا باریک اور دقیق مضمون

ہے جسے سمجھنے کے لئے ذہانت اور فراست کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن آپ اس وقت اس مضمون کو پوری طرح سمجھنے کے قابل نہیں ہیں لیکن پانچ دس بیس سال کے بعد انشاء اللہ قابل ہو جائیں گے۔ اور آپ ایک ماہر جوہری کی طرح اس ہیرے کی قیمت کو پہچاننے لگ جائیں گے۔ اس وقت آپ اس کو اپنے ذہن میں محفوظ کر سکتے ہیں تاکہ شیطان اس کو چرا کر نہ لے جائے اور آپ کے دل میں وسوسہ نہ پیدا کر سکے۔ اس لئے آپ کو

اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات

کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے آپ کے حافظہ کی تھیلی میں یہ سب سے زیادہ قیمتی جوہر نیز دیگر قیمتی ہیرے جواہرات جو ہیں وہ محفوظ ہو جائیں یہ سمجھنے سمجھانے کے لئے دنیوی مثال ہے ورنہ اس خزانے کی جو اصل اور روحانی قدر وقیمت ہے اس کے مقابلہ میں ساری دنیا کی مادی دولتیں ہیچ ہیں۔ مگر یہ خزانہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ملتا ہے جسے ملتا ہے۔ لیکن اس مضمون سے تعلق رکھنے والی ایسی چیز جو آپ کی اس عمر میں آپ کے حافظہ میں محفوظ ہو سکتی ہے وہ محفوظ ہو جانی چاہیئے اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کے علم وعرفان کو حاصل کر لینے کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو جاننا بھی ضروری ہے قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے

آپؐ کے مقام کی قدر وقیمت

کو سمجھتے ہوئے حسبِ ضرورت مقدور بھر قربانیاں دیں۔ مگر بعد میں مسلمان اس حقیقت کو بھول گئے اور مقامِ محمدیت کے بارے میں ایسی غلط باتیں اختراع کر لیں اور ایسی عجیب باتیں بنا لیں جن سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ ہیرا تو بہت ہی زیادہ قیمتی تھا لیکن انسان نے اس کے اوپر پیتل اور تانبے کے خول چڑھانے شروع کر دیئے چنانچہ ایک وقت میں جا کر اس کی وہ شان نظر نہیں آتی تھی جو قرآنِ کریم نے بیان کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور آپؑ نے روحانی حربوں کے ساتھ یہ خول اتار پھینکے۔ اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی خوبصورت اور چمکتا ہوا ہیرا نکھر کر ہمارے سامنے آگیا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام آپ کے حافظہ کی تھیلی میں محفوظ ہونا چاہیئے جس کا ایک پہلو یہ ہے کہ

آپؐ زندہ نبی ہیں

آپؐ کی روحانی برکات آپؐ کے سچے متبعین کو قیامت تک ملتی رہیں گی۔ لیکن جنہوں نے آپؐ کے مقام کو نہیں پہچانا وہ آپؐ کو ایک فوت شدہ نبی مانتے ہیں۔ آپؐ کی پیروی کے نتیجہ میں جو فیوض اور برکات ملتی ہیں اور انسان اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا وارث بنتا ہے ان کے نزدیک یہ ماضی کے زمانے کی باتیں ہیں۔ اس وقت یہ انعام حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور کہنے والوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اب کسی مسلمان کو سچی خواب بھی نہیں آ سکتی یعنی ان کے ذہن میں بالکل اندھیرا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ ان کے ذہن میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقام

محفوظ نہیں رہا ہے۔

پھر قرآنِ کریم ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے علوم اور نشانات کا ایسا خزانہ بھرا ہوا ہے کہ جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم میں سے جس کو اپنے فضل سے نوازتا ہے اس پر قرآنِ کریم کا ایک کے بعد دوسرا مضمون کھلتا چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایک لمحہ میں اللہ تعالےٰ ایک بڑا لطیف مضمون سکھا دیتا ہے۔ مگر اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا شاگرد بننا پڑتا ہے۔ بہرحال قرآنِ کریم واقعہ میں ایک عظیم کتاب ہے۔ پس

قرآنِ کریم کی عظمت

کے جو اصول ہیں اور جن سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ عظیم ہے وہ آپ کی اس عمر میں آپ کے حافظہ میں ہونے چاہئیں۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کام کئے یا جو آپؑ کا مقام ہے وہ بھی ہمارے ذہن میں ہونا چاہیئے۔ یہ وہ بنیادی مضامین یا بنیادی اصول یا بنیادی حقیقتیں ہیں جن کا انتخاب کر کے اپنے حافظہ میں محفوظ کر لینا ضروری ہے۔ خواہ اس کی حقیقت پوری طرح واضح ہو سکی ہو یا نہ ہو سکی ہو۔ بہرحال ان خزائن کو آج آپ کے حافظہ کی تھیلی میں محفوظ کر دینا چاہیئے تاکہ جس وقت آپ بڑے ہوں، آپ کا فکر و تدبّر ترقی کرے اور ان باتوں کے سمجھنے کے قابل ہو تو یہ نہ ہو کہ آپ کی ذہانت اور آپ کی فراست ان باتوں کے سمجھنے کے تو قابل ہو لیکن آپ کا حافظہ اس خواہش اور کوشش کا ساتھ نہ دے رہا ہو اس لئے

آج میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں

کہ مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ دسمبر کے ختم ہونے سے قبل میرے مشورہ سے ان بنیادی علوم کا ایک متن تیار کرے اور یہ زیادہ لمبا بھی نہ ہو۔ سترہ آیات تو آپ انشاء اللہ دسمبر تک یاد کر لیں گے (اس پر سب بچوں نے لبیک کہتے ہوئے عرض کیا حضور ہم انشاء اللہ ضرور یاد کر لیں گے۔ اس کے بعد پھر دسمبر تک متون کا ایک مختصر سا رسالہ تیار ہو جائے گا اور پھر آپ اسے بھی زبانی یاد کر لیں۔ مثلاً وفاتِ مسیح کا مسئلہ ہے۔ ہم وفاتِ مسیح کے قائل ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ باقی انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا گئے ہیں۔ ہمارے ذہن میں اس کے متعلق کوئی الجھن پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن بعض ذہنوں میں غلط باتیں بھی ہوتی ہیں ہم نے وہ دوسرے کی چیز نہیں یعنی صرف مثبت پہلو کو لینا ہے۔ مثلاً

ہم وفاتِ مسیح کے قائل ہیں

قرآنِ کریم کی ایک دو تین چار پانچ اور چھ

آیات یا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات یا امت مسلمہ کے پہلے بزرگوں کے بعض اقوال ہیں۔ قرآن کریم کی آیات تو ویسے بھی چھوٹی ہیں۔ ان میں علوم کے خزانے بھرے ہوئے ہیں لیکن ان کے علاوہ جو اقتباس دئے جائیں وہ ایک دو فقروں سے زیادہ کے نہ ہوں کیونکہ ہم نے ان کو حفظ کروانا ہے اس طرح اگر دو یا اڑھائی صفحے ہر مضمون کے بنیادی دلائل پر مشتمل ہوں تو سارے پندرہ بیس صفحے ہوں گے اور اتنے مختصر رسالہ کا یاد کرنا کوئی مشکل نہیں ہے یہ متن اگلے سال تک (گو یہ عرصہ بڑا لمبا ہے لیکن) چونکہ اطفال مختلف عمروں کے ہیں اس لئے ان کو ازبر یاد کرنے کے لئے زیادہ عرصہ مقرر کیا گیا ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اگلے سال اس رسالہ کا امتحان لے اور اس میں پاس ہونے کے لئے

سو فیصدی نمبر لینے ضروری ہوں گے

چھوٹا سا رسالہ ہوگا اس کو صرف یاد کرنا ہے اس کی تفصیل یا تشریح نہیں کرنی مثلاً یہ سوال ہوگا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقام اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں تھا جس کا بیان قرآن کریم میں ہے اس کے متعلق دو آیات قرآنیہ لکھ دو۔ اب وہ آپ کے اس مجوزہ متن میں ہوں گی۔ وہاں تو شاید زیادہ ہوں گی لیکن امتحان میں تو اتنا لمبا وقت نہیں ہوتا۔ صرف امتحان لینا مقصود ہوتا ہے۔ جس طرح دیگ کا امتحان لینا مقصود ہو تو اس میں سے صرف چند چاول چکھے جاتے ہیں۔ مگر آپ پاس تب ہوں گے کہ دو آیات بالکل صحیح لکھ دیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ کا اس عمر میں اپنے دائرہ استعداد کے اندر حافظہ بڑے اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ یورپین اقوام نے اپنے بچوں کے متعلق ایک یہ نیا تجربہ کیا ہے کہ اس چھوٹی عمر میں حافظہ اتنا اچھا ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی وقت میں چھوٹے بچے کو جو کہ ابھی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل بھی نہیں ہوا ہوتا۔ مثلاً دو اڑھائی سال کا ہوتا ہے اور اس نے اپنی توتلی زبان میں کچھ الفاظ بولنے شروع کئے ہوتے ہیں اس وقت اگر دو یا تین یا چار زبانیں بیک وقت سکھانی شروع کر دیں تو اس کے حافظہ پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا۔ اردو، فارسی انگریزی اور عربی بولنی شروع کر دے گا لیکن چونکہ گھر میں ایسا انتظام نہیں ہوتا وہ بیچارہ اپنی طاقت کے استعمال اور اس سے

فائدہ اٹھانے سے محروم

رہتا ہے۔

پس آپ کی یہ عمر حافظہ کی عمر ہے اس عمر میں حافظہ بڑا اچھا ہوتا ہے سوائے اس کے کہ بعض بچے پیدائشی طور پر کند ذہن ہوتے ہیں یا بعد میں کسی بیماری کی وجہ سے ان کا حافظہ متاثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ استثناء ہیں عام طور پر بچے اس عمر میں بڑا اچھا حافظہ رکھتے ہیں۔ اس لئے بچوں کی اس طاقت اور استعداد کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہیئے اور یہ متن میرے مشورہ کے ساتھ دسمبر کے آخر تک تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اگلے سال تک آپ نے اس کو فرفر زبانی یاد کر لینا ہے یعنی

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات

کے متعلق قرآنی آیات کو۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق۔ قرآن کریم کی عظمت کے متعلق۔ اسلام کی حقانیت کے متعلق۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند ہونے کی حیثیت میں ہے، اس کے متعلق مختصر حوالے آپ کو زبانی یاد ہونے چاہئیں۔ آپ ان سے استدلال نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کوئی استدلال کریں۔ لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ آپ استدلال نہیں کر سکیں گے تو آج کے بچے کی بات کر رہا ہوں۔ آپ میں سے (اللہ تعالیٰ سب کو زندگی عطا کرے) ہر ایک جب بڑی عمر کو پہنچے گا تو اس کے ذہن میں آیات ہوں گی یا دوسری دلیلیں ہوں گی۔ کتاب دیکھنے کی اسے ضرورت نہیں ہوگی۔ ان سے وہ خود بخود بڑی آسانی سے استدلال کرنا سیکھ جائے گا۔ کیونکہ اس نے ایک وقت میں ایک چیز سیکھنی ہے۔

اللہ تعالےٰ کا منشاء

بھی یہی ہے کہ ایک وقت صرف حافظہ کام کر رہا ہو اور دوسرے وقت میں حافظہ کے ساتھ ذہانت اور فراست بھی کام کر رہی ہو اس لئے اللہ تعالےٰ کے اس قانون کے مطابق حافظہ کی اس عمر سے پورا پورا کام لینا چاہیئے۔

(اس اثناء میں ایک بچہ پیچھے دیکھ رہا تھا حضور نے فرمایا اے بچے!) پیچھے کیا دیکھتے ہو۔ تمہارے پیچھے دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ویسے اصولاً بھی نہیں۔ کیونکہ انسان کے سامنے دلچسپیاں ہیں جو ماضی میں کھو جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

ہم نے مستقبل بنانا ہے۔ اپنا نہیں اسلام کا

اس واسطے ہماری نگاہ ہمیشہ آگے رہنی چاہیئے۔ پیچھے نہیں جانی چاہیئے۔ پس یہ آج کا پروگرام ہے کہ آپ میں سے ہر احمدی بچہ (اور جو یہاں حاضر نہیں ہے وہ آپ کے ذریعہ یہ سن کر) اس متن کو جس کی تیاری کے لئے ابھی میں نے ہدایت دی ہے اگلے سال تک ضرور یاد کرے گا۔ (اس کے بعد حضور نے اطفال سے اس کا عہد لیا تو تمام بچوں نے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کے ارشاد پر بہ دل و جان لبیک کہا۔ پھر حضور نے فرمایا)

اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق عطا فرمائے

اب میں دعا کروا دیتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور عمر دے اور صحت دے اور دولت دے اور عزت دے اور اپنا قرب عطا کرے۔ وہی جو

سب عزتوں کا سرچشمہ

ہے اور آپ کو روحانی طور پر اس قسم کا خوبصورت انسان بنا دے کہ شیطان کی آنکھ آپ پر ٹھہر نہ سکے اور وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ آمین

پنڈت لیکھرام ——— اور آریہ سماج کے متعلق

اخبار پرتاپ جالندھر ۶ مارچ ۱۹۷۰ء کا ایک مضمون

روزنامہ پرتاپ جالندھر مجریہ ۶ مارچ ۱۹۷۰ء میں ایک مختصر مضمون شائع ہوا ہے جسے قارئین بدر کے مطالعہ کے لئے ذیل میں بلا تبصرہ نقل کیا جاتا ہے:-

امر شہید پنڈت لیکھرام

از شری بہاری لال منتری آریہ سماج لیکھرام نگر قادیان

دھرم ویر پنڈت لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک جنونی مسلمان کی چھری سے شہید ہوئے۔ انہوں نے اس بنا پر جام شہادت نوش کیا کہ مسلمان ان کی مدلل دلائل کا جواب دلائل سے نہ دے سکتے تھے۔ مزید برآں وہ تبلیغ کے مقابلہ میں شدھی کے علمبردار تھے بالآخر انہوں نے چھری کے حربہ کا استعمال کیا لیکن شہادت رنگ لائی۔ شہید کے لہو کے چھینٹوں سے سینکڑوں لیکھرام پیدا ہوئے آریہ سماج کے پرچار کو چار چاند لگ گئے اس کا نام اور کام دور دور تک پہنچا۔ تمام خود دار جاتیاں اس کے جھنڈے تلے آ گئیں۔ مخالفین دم بخود تھے کوئی ان کے مقابلہ کی تاب لانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا

لوہارو آریہ سماج نے دھول پور پٹیالہ اور ریاست حیدر آباد کو سر کیا۔ نیچا دکھایا اور شو مندر ستیاگرہ سناتنی بھائیوں کو پورا سہیوگ دیا اور سپھلتا پراپت کی اور اکالی تحریک میں مورچہ بھائی پھیرو جیتو گورو کے باغ میں اکالیوں کے شانہ بشانہ ہو کر شرکت کی۔ گوردوارہ شہید گنج تحریک میں پورا پورا سہیوگ دیا۔ غرضکہ آریہ سماج ایک سرو پریہ اور مقبول ترین سنستھا تھی۔ ہر فرد بشر آریہ سماجی ہونے میں فخر محسوس کرتا تھا اور آریہ سماجیوں میں باہمی انس پریم اور یگانگت موجزن تھی اور سب ایک ہی مالا کے منکے تصور کرتے تھے اور قومی جذبات سے لبریز تھے۔ ہر ایک تحریک کی رہنمائی میں آریہ سماجی پیش پیش تھے لیکن ۱۹۴۷ء کے بعد آزاد ہونے پر آریہ سماج میں شتھلتا [illegible] آئی۔ کیونکہ حکومت کو دیٹ اور کمزور تھی۔ انگریز کا لاڈلا آریہ سماج بھی کسی کا ڈنڈا دیکھا۔ سمجھا راجہ تھا بہ جا۔ اب حالات بالکل برعکس ہیں۔ ہم میں قومی جذبات مفقود ہیں۔ ہوس و حرص کے غلام ہیں مہرشی دیانند سرسوتی پرورتک آریہ سماج کے بعد شہید اعظم نے ان کے خواب کی تعبیر کو یوں کیا اور اپنا سروسو دھرم کی ویدی پر نچھاور کیا۔ لیکن ہر سال ۶ مارچ آتا ہے اور گزر جاتا ہے اور آریہ جنتا کے جذبات کو جھنجھوڑا جاتا ہے۔ بیدار کیا جاتا ہے مگر بے سود۔ کوئی مفید مطلب برآمد نہیں ہوتا۔ قوم رساتل تک پہنچ چکی ہے مگر ابھی نیند میں سوئی ہوئی ہے ہم نے شہید کے ساتھ وعدہ وفاداری ایفا نہیں کیا۔

اُن کی وصیت کے مطابق تحریر کا سلسلہ جاری نہیں کر سکے۔ مزید برآں اپنے عدیم المثال محسن قوم کا کوئی موزوں سمارک اُپدیشک ودیالیہ قائم نہیں کر پائے

یہ احسان فراموشی کی انتہا ہے نتیجہ قادیان کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ امسال ۴، ۵ دن شہیدی میلہ منا رہا ہے۔ اور ۱½ کنال زمین خرید کر رکھی ہے جو کہ چار دیواری سے گھری ہوئی ہے اور باہر پھاٹک لگا ہوا ہے۔ ہم ہر سال سمارک ... کے نرمان کے لئے اپیلیں شائع کراتے ہیں مگر بے سود یہ دیکھ کر دل افسردہ اور دل شکستہ ہو جاتے ہیں کہ قوم شہادت کا [illegible] سمجھتی۔ کیونکہ [illegible] کی موت ہی قوم کی حیات ہے۔

جو عامہ رہے گا [illegible]
[illegible] قوم کی زندگی کا

قسط نمبر ۲

ہندوستان کے مختلف مقامات پر یوم مصلح موعودؓ کی عقیدتمندانہ تقاریب

جماعتِ احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۰ر فروری کو زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعتِ احمدیہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم کے بعد مکرم بشیر الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب قاید مجلس خدام الاحمدیہ نے پیشگوئی کے پس منظر پر روشنی ڈالی

بعدہٗ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مصداق کے موضوع پر تقریر کی اور مختلف دلائل سے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا ہے کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق سیدنا محمود ہی تھے۔ بعدہٗ عزیز حمید احمد غوری نے حضرت مصلح موعود کا ایک دعائیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اور اس کے بعد مکرم محمد خواجہ صاحب غوری نے حضرت مصلح موعود کی عظیم شخصیت اور تحریک جدید کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ نے مصلح موعودؓ کے کارناموں کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت نے اختتامی خطاب کیا۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی

خاکسار غلام نبی مبلغ یادگیر

جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ)

مورخہ ۲۰ر تبلیغ کو زیر صدارت مکرم سید سلام الدین صاحب نائب امیر جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ عزیز سید صباح الدین صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی پر شوکت الہامی عبارت پڑھ کر "حضرت مصلح موعودؓ اسلام کی عظمت کا ایک درخشندہ نشان" کے موضوع پر اخبار بدر سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم سید سلام الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ باسعادت میں اشاعتِ اسلام دنیا کے کناروں تک کے عنوان پر مضمون پڑھا آخر میں خاکسار نے یوم مصلح موعود کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سامعین کو ان کی ذمہ داریوں سے روشناس کرایا۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ سورو۔ اڑیسہ

جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر (بنگال)

مورخہ ۱۷ر فروری کو زیر صدارت مکرم مولوی پیار علی صاحب جلسہ یوم مصلح موعود انعقاد پذیر ہوا۔ مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب کی تلاوت قرآن پاک۔ اور خاکسار کی نظم کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ خاکسار نے "پیشگوئی مصلح موعود کی تفصیلات"۔ مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب نے "حضرت مصلح موعود کے کارنامے" اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت" مکرم قاضی عبد الرشید صاحب نے "دعویٰ مصلح موعود" اور مکرم محمد عرفان صاحب نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ اسلام کی بے مثال ترقی کے عنوانات پر تقریریں کیں آخر میں مکرم صدر صاحب نے جماعت کو اس نعمتِ خداداد کی قدر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ ہدایات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار عبد المطلب مبلغ ڈائمنڈ ہاربر

جماعت احمدیہ دیودرگ (میسور)

مورخہ ۲۲ر تبلیغ کو زیر صدارت مکرم منشی احمد صاحب جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم فہیم احمد صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم محمد عبد الکریم نور صاحب کی نظم کے بعد مکرم انور احمد صاحب نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے عنوان پر ایک مضمون سنایا۔ دوسری تقریر مکرم بسیم احمد نے کی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پیش کیا۔ تیسری تقریر معلم صاحب وقفِ جدید نے بعنوان "وہ جلد جلد بڑھیگا" کی۔ ازاں بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا اور حضرت مصلح موعود کے چند سنہری کارنامے بیان کئے۔ آخر میں صدر صاحب جلسہ نے ایک مختصر سی تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار محمد عبد الغنی سیکرٹری مال دیودرگ

کالابن کوٹلی (پونچھ)

مورخہ ۲۰ر فروری (تبلیغ) کو زیر صدارت مکرم مولوی محمد رمضان صاحب زرقانی جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم محمد شریف صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبد الحمید صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی نور الدین صاحب، پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے مصلح موعودؓ سے متعلق عظیم الشان خدائی بشارات کو تفصیل سے بیان کیا۔ ازاں بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعود سے متعلق قبل از وقت بیان فرمودہ علامات اور ان کی روشنی میں آپ کے عدیم المثال کارہائے نمایاں کو بالوضاحت سامعین کے سامنے بیان کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم محمد شریف صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے "ضرورت مصلح موعود" کے موضوع پر کی۔ موصوف نے اپنے موضوع کی تائید میں غیر از جماعت احباب کی آراء بھی پیش کیں۔ آخر میں مولوی محمد رمضان صاحب زرقانی نے "حضرت مصلح موعود کے ذریعہ تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" کے موضوع پر ایک پُر مغز اختتامی خطاب کیا۔ بعد دعاء جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار بشیر احمد پردیسی سیکرٹری مال کالابن کوٹلی

جماعتِ احمدیہ تیماپور میسور

مورخہ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۴۹ ہش زیر صدارت مکرم مولوی مبارک احمد صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد مکرم کے محمد شفیع صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر حدیث نبویؐ یتزوّج و یولد لہ کی تشریح بیان کی۔ بعدہٗ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مصلح موعود کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم محمود احمد صاحب نے بدر سے ایک مضمون بعنوان "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبد العزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مختصراً حضرت مصلح موعود کی چند علامات پر روشنی ڈالی آخر میں مکرم صدر صاحب نے اختتامی خطاب کیا بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار حنیف احمد معلم وقفِ جدید تیماپور

جماعتِ احمدیہ کلکتہ

یکم مارچ ۱۹۷۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کلکتہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض خاکسار نے انجام دئے۔ اس جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو عزیزم منیر احمد صاحب بانی نے کی اس کے بعد مکرم منشی شمس الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے ایک نظم سنائی ازاں بعد حاضرین نے اس عہد نامہ کو دہرایا جو حضرت المصلح الموعودؓ نے جماعت کے لئے تجویز فرمایا تھا۔ اس جلسہ میں مکرم فیروز الدین صاحب انور نے "ربوہ کی تعمیر"۔ مکرم سید محمد نور عالم صاحب نائب امیر جماعت نے بعنوان "مناقب حضرت فضل عمر" مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ نے "سیرت مصلح موعودؓ کے چند حسین پہلو" اور مکرم شہر عالم صاحب نے "فضائل مصلح موعودؓ" کے موضوع پر دلچسپ اور پُر از معلومات تقاریر کیں اور مکرم شمس الدین حیدر صاحب۔ مکرم بشیر احمد صاحب بانی اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب نے درثمین اور کلام محمود میں سے نظمیں سنائیں۔ آخر میں خاکسار نے اس قسم کے اجلاسات کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے مضمون کو بالتفصیل بیان کیا اور احباب کے سامنے نظام خلافت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس سے دلی وابستگی اختیار کرنے کی تلقین کی۔ بعد دعا یہ اجلاس برخاست ہوا۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ کلکتہ

وصیت نمبر ۱۳۷۷۸

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو اپنے اعتراض کی تفصیل سے اطلاع دے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

منکہ صفیہ نصرت زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۶½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲۱ /۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے منقولہ جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپیہ (۲) گھڑی مالیتی بہتر روپیہ اس کے علاوہ میری ابھی کوئی جائداد نہیں اگر کوئی جائداد پیدا کرونگی تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیدونگی میں اس جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الراقمہ صفیہ نصرت

۱۲/۲۱ /۴۹ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان والد موصیہ ۱۲/۲۱ /۴۹

اسلام و ورثۂ فلسطین

فلسطین پر مسلمانوں کے دائمی غلبہ کی بشارات

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

قسط نمبر ۲

بنی اسرائیل کی دوسری شرارت تباہی کی بابت موسےٰ علیہ السلام کی دوسری پیشگوئی

لکھا ہے :-

" انہوں نے اجنبی معبودوں کے سبب اسے غیرت دلائی اور وہ اسے نفرتی کاموں سے غصے میں لائے ......

جب خداوند نے یہ دیکھا تو ان سے نفرت کی۔ اس لئے کہ اس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اسے غصہ دلایا اور اس نے یہ فرمایا کہ میں ان سے اپنا منہ چھپاؤں گا۔ تاکہ میں دیکھوں کہ انجام کیا ہوگا اس لئے کہ وہ کج نسل ہیں۔ ایسے لڑکے جن میں امانت نہیں انہوں نے اس کے سبب سے مجھے غیرت دلائی اور اپنی واہیات باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بھی انہیں اس سے جو گروہ نہیں غیرت میں ڈالوں گا۔ اور ایک بے عقل قوم سے انہیں خفا کروں گا۔ کیونکہ میرے غصے سے ایک آگ بھڑکی ہے جو اسفل جہنم تک جلے گی اور زمین کو اس کی پیداوار سمیت کھا جائے گی اور پہاڑوں کی بنیادوں کو جلا دے گی۔ میں ان کی بلاؤں کو ان کے اوپر بڑھاؤں گا ...... باہر سے تلوار اور اندر سے خوف جوان کو اور کنواری کو بھی۔ شیر خوار کو اور سر سفید کو بھی ہلاک کریں گے۔"

(استثناء ۳۲ : ۱۸ تا ۲۵)

یہ دوسرے عذاب کی خبر ہے۔ پہلا عذاب سبت کی بے حرمتی کی وجہ سے آیا تھا۔ یہ دوسرا عذاب حضرت مسیح کو دکھ دینے کی وجہ سے رومیوں کے ہاتھوں سے آیا تھا۔ یہ عذاب واقعۂ صلیب کے ستر سال بعد حضرت مسیح کی زندگی ہی میں آیا تھا۔ حضرت مسیح کی عمر حدیث کے مطابق ۱۲۰ سال کی ہوئی تھی۔ تینتیس برس کی عمر میں وہ صلیب پر لٹکائے گئے تھے جس پر مرنے سے بچ گئے تھے

بنی اسرائیل کے دوسرے عذاب کی تفصیل

یہ تباہی ان پر اس طرح آئی کہ رومی بادشاہ نے اپنے شہزادے ٹائیٹس کو اس مہم کا افسر مقرر کیا۔ اس نے یروشلم کو فتح کر کے اسے گرانے کا حکم دیا اور شہر کی دیواروں اور مسجد کو گرا دیا اور یہودی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ جیوز)

یہ دونوں پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوگئیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کا ذکر سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں اس طرح فرمایا ہے وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ

دونوں پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے متعلق قرآن کریم کا بیان

فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا۔ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا۔ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا۔ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا (بنی اسرائیل ع۱)

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی دونوں پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور یہود پر ان کی فتنہ پردازیوں اور فسادوں کی وجہ سے دو دفعہ عذاب آنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

ہم نے ان کی کتاب تورات میں ان کو وحی کے ذریعہ سے یہ بات کھول کر پہنچا دی تھی کہ تم یقیناً ملک میں دو بار فساد کرو گے اور یقیناً تم بہت بڑی سرکشی اختیار کرو گے۔ پھر جب ان دو فسادوں میں سے پہلی بار کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے بعض ایسے بندوں کو تمہاری سرکوبی کے لئے تم پر مستولی کر کے کھڑا کر دیا جو سخت جنگجو تھے اور وہ تمہارے گھروں کے اندر گھس گئے اور یہ وعدہ بہرحال پورا ہو گیا۔ اس کے بعد ہم نے دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت کو تمہاری طرف لوٹا دیا اور ہم نے کئی قسم کے مالوں اور نیز بیٹوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کی۔ اور ہم نے تمہیں جتھے کے لحاظ سے پہلے سے بھی زیادہ کر دیا۔ اگر تم نے کوئی نیکی کی تو وہ اپنے ہی نفسوں کے لئے کی۔ اور اگر برائی کی تو وہ بھی اپنے ہی نفسوں کے لئے کی۔

پھر جب دوسری بار والا وعدہ پورا ہونے کا وقت آ گیا تاکہ تمہارے دشمن تمہارے بڑے بڑے لوگوں سے ناپسندیدہ معاملہ کریں اور مسجد میں داخل ہوں جس طرح اس میں پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے بالکل تباہ و برباد کر دیں تو یہ بات بھی اسی طرح پوری ہو گئی جس طرح پہلی بات پوری ہوئی تھی

ان آیات نے بتایا ہے کہ انہوں نے خاص طور پر دو دفعہ خدا تعالےٰ کی نافرمانی اور ناشکری اختیار کی۔ اور فساد کیا اور دونوں ہی دفعہ خطرناک عذاب میں گرفتار ہو گئے۔ یہود پر دو تباہیوں و لعنتوں کے پڑنے کا ذکر آیت لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ (المائدہ - ۷۹) میں بھی کیا گیا ہے

بنی اسرائیل کیلئے امید کا پہلو

مذکورہ دو تباہیوں کے ذریعہ دونوں پیشگوئیوں کے پورا ہو چکنے کے ذکر کے بعد فرمایا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا یعنی کچھ بعید نہیں کہ اب بھی اللہ تعالےٰ تم پر رحم کر دے لیکن اگر پھر تم نے شرارتیں کیں تو ہم بھی پھر تم پر عذاب لائیں گے۔ گویا بنی اسرائیل کی کامل تباہی ہو چکنے کی خبر دینے کے بعد اب اللہ تعالےٰ انہیں امید کا پہلو دکھاتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ جہاں تک بائیبل کا تعلق ہے تم ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیے گئے ہو مگر موسوی مذہب سے باہر ہو کر تمہاری ترقی کی راہ ابھی کھلی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ سے پھر ترقی کرنے کا موقع تمہاری قوم کو دیا ہے۔ اس موقع سے تم فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بن جاؤ۔ لیکن اگر تم نے اس موقع سے بھی فائدہ نہ اٹھایا تو اللہ تعالےٰ کی سزائیں پھر تم کو گھیر لیں گی اور تم بالکل تباہ ہو جاؤ گے۔

یہود کیلئے بہترین وعظ

یہود کو احسن طریق پر سمجھایا ہے اور ان کو خود ان کی کتب سے ان کی تباہی کا ذکر سنایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان کے مطابق اب کوئی مستقبل یہود کے لئے باقی نہیں۔ پس جب خود ان کی کتب ان کی ہلاکت کا فتویٰ دے چکی ہیں تو ان کو اس متروک راستہ کو چھوڑ دینے میں جسے خدا نے چھڑا دیا ہے عذر نہیں ہونا چاہیئے اور اسلام کو قبول کر کے دینی و دنیوی انعامات حاصل کرنے چاہئیں۔ ان حالات میں یہود کے لئے بہترین راستہ یہی ہے کہ وہ اس نئے عہد کو قبول کر کے اس عذاب کو دور کریں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور وہ بحیثیت مسلمان اس کے دائمی وارث بنیں اور ہمیشہ کے لئے ترقی کرنے کی کوئی اور راہ ان کے لئے کھلی نہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے یہود کیلئے بشارت

یہ بات بھی قابل تصریح ہے کہ جہاں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرف سے ان کے لئے دو تباہیوں کی خبر دی گئی تھی وہاں ایک خبر یہود کی ترقی کے لئے بھی دی گئی ہے اور اس کا تعلق اسلام سے ہے۔ اسلام کو قبول کر کے اس کے ذریعہ سے دینی و دنیوی ترقیات حاصل کرنے کا وعدہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کے ذریعہ سے پہلے ہی سے ان کو دیا گیا ہے اور وہ بائیبل میں موجود ہے تورات استثناء باب ۳۳ میں آیت ۱ تا ۳ میں یہ پیشگوئی موجود ہے

فاران سے آنے والے نبی کیلئے پیشگوئی

لکھا ہے :-

"یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی۔ اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشیں شریعت ان کے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے"

یعنی اللہ تعالےٰ فاران سے جلوہ گر ہونے سے

نبی کے ذریعہ سے پھر یہود کی برکت کا سامان پیدا کرے گا۔ اگر وہ چاہیں تو اس کے ذریعہ سے ہدایت پا کر ترقی کر سکتے ہیں۔ یہ پیشگوئی تباہی کی خبر کے معاً بعد اگلے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا مگر یہود نے آپ کو ٹھکرا دیا

قرآن کریم میں مسلمانوں کی ترقیات کی بشارات

سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مسجد اقصےٰ کے ذکر میں بتایا تھا کہ تم کو بھی اب ترقی ملے گی۔ اور تمہیں بھی بڑی حکومتیں ملیں گی۔ اور ان ممالک کا بادشاہ بنا دیا جائیگا اور اب تمہارا مقابلہ اہل کتاب سے ہوگا اور وہ تم کو ان پر اسی طرح فتح دے گا جس طرح کفارِ مکہ پر فتح دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے مقدس مقامات پر تمہارا قبضہ ہو جائے گا۔ اور تم کو وہاں کی حکومت حاصل ہو جائے گی تم اس کی قدر کرنا اور خدا تعالیٰ کے شکر گزار بنے رہنا۔

یہود کی طرح مسلمانوں پر بھی دو دفعہ عذاب آنے کی وارننگ

اس کے بعد یہود کے فسادوں اور دو دفعہ عذابوں کے ذکر میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مسلمان بھی دو دفعہ خاص طور ناشکری و فساد کریں گے اور دو دفعہ ان پر بھی تباہی کے دو زمانے آئیں گے گویا اللہ تعالیٰ نے یہود کے واقعات ان کو یاد دلا کر توجہ دلائی ہے کہ موسیٰ کی قوم کی بری میراث لینے کی بجائے تم اچھی میراث لینا ایسا نہ ہو کہ ان کی طرح فساد کر کے تم بھی تباہ ہو جاؤ۔ پس یہود کے ان واقعات کے ذکر سے مسلمانوں کو بتا دیا کہ ان پر بھی اسی طرح ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے دو دفعہ عذاب آئے گا۔

مسلمانوں کے آیندہ مثیلِ یہود ہونے پر حدیث کی شہادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں کے متعلق فرمایا ہے لتتبعن سنن من کان قبلکم (بخاری) کہ تم اپنے سے پہلے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلو گے اور ان کے مطابق برے کام کرو گے۔ بعض احادیث میں یہود و نصاریٰ کا ذکر کر کے فرمایا کہ تم انہیں کے طریق پر سب گندے کام کرو گے

ہاں ساتھ ہی تہتر ویں جنتی فرقے کا ذکر کر کے امید بھی دلا دی کہ چونکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کا سلسلہ تا قیامت رہنا ہے۔ اس لئے آپ کا سلسلہ یہود کی طرح کلیتہً تباہ نہ ہوگا۔ بلکہ ان ابتلاؤں کے بعد اور بھی شان سے چمکے گا۔

مسلمانوں کا فساد اور ان کی پہلی تباہی

مسلمانوں نے اپنے ابتدائی دور میں تو اللہ کی نعمت سے فائدہ اٹھایا اور برکات پائیں مگر بعد میں وہ اپنے اس اعلیٰ مقام پر قائم نہ رہے اور یہود کی طرح فساد کا طریق اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے انعامات کی ناقدری کی جس کے نتیجہ میں ان پر پہلا عذاب خلافتِ عباسیہ کے خاتمہ پر آیا

اس عذاب کا موجب بھی وہی تھا جو بائبل نے یہود کی تباہی کا بتایا ہے۔ یعنی فرغانہ کی فتح کے بعد مسلمانوں نے کثرت سے وہاں کی خوبصورت لڑکیوں سے شادیاں کر لیں۔ یہ علاقہ بہت مشرک تھا۔ ان عورتوں کے اثر سے مسلمانوں میں بھی مشرکانہ عقاید پیدا ہو گئے۔ اور اسلامی غیرت کمزور ہو گئی۔ آخر ایک وحشی قوم نے بغداد پر حملہ کر کے اٹھارہ لاکھ مسلمان بغداد اور اس کے گرد و نواح میں قتل کر دیا۔ شاہی خاندان میں سے صرف چند افراد ہی بچ سکے باقی سب قتل کئے گئے۔

یہود کے کنعان میں تیسری دفعہ اجتماع وغلبہ۔ اور مسلمانوں کی دوسری تباہی کے متعلق پیشگوئی

سورۃ بنی اسرائیل کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا (بنی اسرائیل ع) یعنی پھر اس کے بعد ایک اور وقت آئے گا کہ یہودیوں کو دنیا کی اطراف سے اکٹھا کر کے فلسطین میں لا کر بسا دیا جائیگا چنانچہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ یہودی اس پر قبضہ کئے ہوئے ہیں

اس جگہ وعد الآخرۃ سے مراد مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا وعدہ ہے۔ اور بتایا ہے کہ مسلمانوں پر جب یہ عذاب آئے گا اور دوسری دفعہ ارضِ مقدس ان کے ہاتھ سے نکل جائیگی اس وقت اللہ تعالیٰ پھر یہود کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔ اور ان کو وہاں آباد کرے گا۔ اس کے مطابق مسلمانوں پر دوسری تباہی بھی آگئی اور یہود کا اجتماع اور غلبہ بھی ہو چکا ہے۔

وعد الآخرۃ کا ذکر دو دفعہ آیا ہے یہ دونوں الگ الگ وعدے ہیں پہلے وعد الآخرۃ کا تعلق یہود سے ہے۔ اور دوسرے وعد الآخرۃ کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ پہلے میں یہود کے دوسرے عذاب کا ذکر ہے اور دوسرے میں مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا۔ پہلے وعد الآخرۃ کے ساتھ یہود کے کنعان میں اکٹھا کرنے کا ذکر نہیں بلکہ پراگندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے وَعْدُ الْاٰخِرَةِ میں بنی اسرائیل کے وہاں اجتماع کا ذکر ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دوسرا وعدہ ان کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ہے اور اس میں مسلمانوں کی تباہی کا ذکر ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ مسلمانوں کے دوسرے عذاب کے اس وعدہ کے ساتھ کوئی پہلا وعدہ بھی ضرور ہے۔

مسلمانوں کے متعلق ان دو وعدوں کا ذکر قرآنِ کریم میں اس طرح آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسےٰ قرار دیا گیا ہے اور سورۂ فاتحہ میں مسلمانوں کے ایک حصہ کے یہود و نصاریٰ بن جانے کی پیشگوئی ہے اور ان پر دو عذابوں کے متعلق تنبیہ سورۃ بنی اسرائیل کے رکوع اوّل میں یہود کے دو عذابوں کے ذکر میں کی گئی ہے پس فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا میں ایک تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہود کے اجتماع کا وقت مسلمانوں کی دوسری تباہی کا وقت ہوگا۔

دوسرے اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہود کا یہ اکٹھ آخری زمانہ میں اس وقت ہوگا جبکہ مسیح موعود آئے گا۔ یہ مضمون بعض پہلے مفسرین نے بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو تفسیر فتح البیان جو دراصل علامہ شوکانی رح کی تصنیف ہے۔ یعنی یہود فلسطین میں تیسری دفعہ مسیح موعود کے زمانہ میں اکٹھے ہوں گے علماء کا یہ قول اس تفسیر کی تائید کرتا ہے۔ گویا اس دوسرے وعد الآخرۃ سے مراد مسلمانوں کی دوسری تباہی اور مسیح موعود کے آخری زمانہ میں بعثت کا وعدہ ہے۔

قرآن کریم میں مسیح موعود کی جماعت کی طرف اشارہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (سورۂ محمد ع ۳۹) یعنی اگر اے مسلمانو! تم نے سرکشی و لاپروائی و ناشکری برتی اور جانی و مالی قربانیوں و فرائض کی ادائیگی سے گریز کیا تو ہم تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آئیں گے اور اپنے وعدے اس سے پورے کریں گے۔ مسلمانوں کی ضلالت و ترکِ قرآن کریم کی شکایت کا ذکر آیت يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا میں موجود ہے (سورۃ الفرقان ع ۳) سو اللہ تعالیٰ نے ابراہیمی ابدی عہد اور قرآن کریم کی پیشگوئیوں اور احادیث کی خبروں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے اس دوسری قوم کو کھڑا کر دیا ہے یہی وہ جماعت ہے جسے احادیث میں تہترواں ناجی فرقہ اور جنتی جماعت قرار دیا گیا ہے اور قرآنِ کریم میں آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ) میں اس کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔

موسوی اور محمدی سلسلہ کی مشابہت اور اس کا ثبوت

اس نئی جماعت کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ جس طرح یہود پر دوسری تباہی حضرت مسیح ناصری کے صلیبی واقعہ کے ستّر سال بعد آئی تھی بعینہ اسی طرح مسلمانوں کی حالیہ دوسری تباہی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اقدامِ قتل کے کیس کے پورے ستّر سال بعد آئی ہے۔ اقدامِ قتل کا کیس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جولائی ۱۸۹۷ء میں چلایا گیا تھا اس کے بعد مسلمانوں کی دوسری تباہی ۱۹۶۷ء میں ہوئی ہے اور وہ فلسطین سے کلیتہً بے دخل کر دئے گئے ہیں۔

دونوں سلسلوں کی تاریخوں اور واقعات کی مماثلت و مشابہت نے ان دونوں سلسلوں کی مماثلت ثابت کر دی ہے۔ اسرائیلی اور اسلامی تاریخوں و واقعات میں نمایاں مشابہت موجود ہے۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ صاحبِ شریعت نبی تھے محمدی سلسلہ میں آنحضرت صلعم صاحب شریعت نبی ہیں۔ اور آپ کو تورات اور قرآن کریم میں مثیلِ موسےٰ نبی قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ (سورہ مزمل)

اس امت کے ایک حصہ کو یہود کا مثیل بتایا گیا ہے جس طرح حضرت مسیح حضرت موسیٰؑ کے تیرہ سو سال بعد آئے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آنحضرت صلعم کے تیرہ سو سال بعد آئے۔ اور جس طرح بنی اسرائیل پر دو دفعہ عذاب و تباہی آئی اور دو دفعہ فلسطین کا ملک یہود کے ہاتھ سے نکلا اسی طرح دو دفعہ عذاب و تباہی مسلمانوں پر بھی آئی اور یہ ملک ان کے ہاتھ سے بھی دو دفعہ نکلا۔

باقی آیندہ

درخواستہائے دعا

۱۔ گزشتہ دنوں میرے شوہر مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل جو پاکستان گئے تھے کے بارہ میں میری بچی نے ایک تشویشناک خواب دیکھا جس سے پریشانی تھی الحمدللہ کہ وہ خیر و عافیت سے واپس آ چکے ہیں مبلغ پانچ روپے بطور شکرانہ اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے جملہ احباب و بزرگان سے اپنے شوہر کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی ملتجی ہوں۔ خاکسار معراج سلطانہ قادیان

۲۔ عاجز امسال ایل ایل بی (فائنل) کا امتحان دے رہا ہے۔ اعلےٰ کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار محمد زکریا۔ دستگیر سوسائٹی۔ کراچی

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۹ء

جماعت احمدیہ مالی قربانیوں کے میدان میں

از مکرم چودھری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال (آمد) قادیان

معزز حاضرین! قادیان کی اس گمنام مگر خدا کے حضور مقدس بستی میں آج سے تقریباً ایک صدی قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک محبوب اور برگزیدہ کو مخاطب کر کے فرمایا :-

یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَیْكَ اِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا - سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ - یَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ - بُوْرِكْتَ یَا اَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ حَقًّا فِیْكَ شَاْنُكَ عَجِیْبٌ وَاَجْرُكَ قَرِیْبٌ - اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِیْ - اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ

(تذکرہ ۵۷۴-۵۷۵)

اے احمد! ہم نے تیرے لبوں پر رحمت جاری کر دی ہے۔ ہم تجھے کسی مرحلہ اور ضرورت کے وقت بھی نہیں بھلائیں گے۔ بلکہ تو ہمیشہ ہماری حفاظت میں رہے گا۔ ہم نے تیرا نام متوکل رکھا ہے کیونکہ تو نے ساری زندگی میں کبھی بھی بجز خدا کے کسی پر بھروسہ نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے بھی یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ نہ صرف تیرا نام دنیا میں چمکے گا بلکہ ہم دین و دنیا کی نعمتوں کو سمیٹ کر تیرے سامنے رکھ دیں گے۔ اے احمد اب اعلان کر دے کہ تو ہمارے حضور سے برکت دیا گیا ہے۔ اور دیکھ جو کچھ بھی تجھے برکت دی گئی ہے اس کا حقدار اس وقت تمام دنیا میں تو ہی تھا۔ اس لئے ہماری نظر انتخاب نے دھوکا نہیں کھایا۔ پس اب زمین و آسمان کی تمام طاقتیں اسی طرح تیری خدمت اور اطاعت پر لگا دی گئی ہیں جس طرح وہ ہماری اطاعت گزار ہیں۔ پس تیرا مقام معمولی نہیں بلکہ تو ہمارا مقبول اور منظور نظر ہے اور ہم نے دنیا کو ایک بار پھر اپنی شان دکھلانے کے لئے تجھے چنا ہے۔

بعض تیرے خدام اور تیرے ارد گرد جمع ہونے والے پروانے وقتی امتحان کی وجہ سے گھبرا جائیں گے کہ اتنا بڑا انعام کس طرح ملے گا۔ ان کو کہہ دے

لَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ - اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ - یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ - یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ - یَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ - یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ - لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ ان کو سنا دے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت اور ہر طرح کے فضلوں کے دروازے عنقریب کھلنے والے ہیں۔ اس وقت بیشک بظاہر تیرا کوئی یار و مددگار نہیں لیکن دنیا کے ہر کونے سے ایسی مدد کرنے والے اس کثرت سے آئیں گے کہ دنیا حیران ہو جائے گی۔ اس لئے کہ تیرے خدا نے خود تیری مدد کے لئے پہنچنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایسا ہو گا کہ ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ جاؤ دنیا کے ہر گوشہ دنیا کی ہر قوم دنیا کے ہر خطہ کے نیک لوگوں کے دلوں میں میری وحی کر دو کہ میں نے قادیان کی گمنام بستی میں ایک غلام احمد کو چن لیا ہے۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ جاؤ اس سے محبت کرو اور اپنے جان و مال اس کے سامنے پیش کرو۔ اور سنو اور غور سے سنو! لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ کہ تقدیر الٰہی کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اس لئے کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

معزز حاضرین! خدا تعالیٰ کے یہ وعدے اس زمانے کے ہیں جب کہ کئی بار ایسا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے اس مقدس اور محبوب کی محبت میں کھچے چلے آنے والوں کے لئے اپنا امن کھانے اور رہائش کے اسباب بھی موجود نہیں تھے۔ ایسا بھی ہوا کہ سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ نے گھر کا زیور فروخت کر کے ان اخراجات کو پورا کیا۔ اور بعد میں جس جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے خدائی وعدوں کے مطابق دیکھنے میں آئے خود حضور پر نور اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں ؎

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ اُكْلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِیْ

یعنی کبھی وہ زمانہ تھا کہ میں اپنے گھر کے بچے کھچے ٹکڑوں پر گزارا کرتا تھا لیکن اب میرے اللہ کے فضلوں کے دروازے ایسے کھلے ہیں کہ کئی خاندان میرے ذریعہ سے پل رہے ہیں۔ آج یہ کتنا روح پرور اور ایمان افروز نظارہ ہے کہ جماعت احمدیہ خدائی وعدوں کے مطابق ایسا مقام پیدا کر چکی ہے کہ لاکھوں انسانوں کے لئے نہ صرف روحانی مائدہ کا، بلکہ اس مقدس انسان کی دعاؤں کی برکت سے، جسمانی مائدہ کا بھی انتظام ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے ایک ایک شعبہ کی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے تاریخ دانوں کو سالوں درکار ہوں گے

لیکن میں نے آج کی صحبت میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانی اور اس میں عظیم الشان بلکہ حیرت انگیز ترقی کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ بعض اوقات مخالفین جب الٰہی سلسلوں کی نصرت کی دلیلوں کو نہیں توڑ سکتے تو یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس جماعت کے پیچھے کسی حکومت کا ہاتھ ہے اور یا امیروں کا ایک طبقہ مدد کر رہا ہے۔ اور ان کی روحانی بینائی اس حد تک کمزور ہو جاتی ہے کہ اس نصرت اور مدد کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے اس ہاتھ کو نہیں دیکھ سکتے۔ جو ہاتھ جس کی تائید میں اٹھتا ہے، تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ پس جماعت احمدیہ کی ابتدائی مالی حالت کا اندازہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس اعلان سے کیا جا سکتا ہے کہ

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کیلئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار دیوے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۷)

گویا اس وقت کے حالات کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد کی مالی پوزیشن ہی ایسی تھی کہ حضور نے ماہوار ایک پیسہ یا زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ کا مطالبہ سامنے رکھا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایسا ایمان تھا کہ حضور اعلان فرماتے ہیں

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا" (کشتی نوح صفحہ ۶۴)

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ :-

"یہی وقت خدمت گزاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر بھی نہیں ہو گا۔ یہ ایسا مبارک وقت ہے ..... جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں"

(تبلیغ رسالت صفحہ ۴۳)

اس کے بعد ایک طرف تو جماعت کی تعداد میں ترقی ہونی شروع ہوئی اور یہ آواز قادیان سے نکل کر اس علاقہ میں پھیلی اور اس علاقہ سے نکل کر تمام ہندوستان میں اس کی مضبوط اور فعال شاخیں قائم ہوئیں۔ پھر دنیا کی ہر قوم اور خطہ نے اس برکت سے حصہ لینا شروع کیا اور یہ وقت بھی آیا کہ ہم نہایت وثوق کے ساتھ یہ اعلان کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ دنیائے احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا اس کے ساتھ ساتھ ہی مالی قربانی کا معیار بھی بڑھتا چلا گیا۔ اور پیسوں اور آنوں کا بجٹ سینکڑوں اور ہزاروں روپے میں تبدیل ہو گیا اور اب بلا کسی تکلف اور مبالغہ کے کہہ سکتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ کے افراد کی ہر قسم کی مالی قربانیوں کا جائزہ لیا جائے تو ہمارا سالانہ بجٹ لاکھوں کی حدود کو بھی عبور کر چکا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

تقریروں کے محدود پروگرام میں تمام دنیا کے احمدیوں کی مالی قربانی کا صحیح اور مکمل نقشہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کے صرف ایک حصہ یعنی ہندوستان کی شاخوں کی مالی قربانی کا معیار آپ کے سامنے رکھتا ہوں

تقسیم ملک کے بعد احمدیوں کے دائمی اور مستقل مرکز پر جو شدید زلزلہ آیا تھا وہ اب کسی سے بھی مخفی نہیں یا یوں سمجھ لیجئے کہ یوں صدی میں جس قوم نے قربانی کر کے تمام دنیا کی شیطانی قوتوں کے حملہ کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک حصار بنایا تھا حق کے مخالفوں نے اسے نیست و نابود کرنے کے لئے ایک بھرپور حملہ کیا اور کسی حد تک انہیں کامیابی بھی ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید اب جماعت کا یہ دائمی مرکز ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا جائیگا۔ قادیان کی اس مقدس بستی کے شہنشاہ کو پیش آمدہ حالات کے تحت ہجرت کرنا پڑی۔ مخالفانہ طاقتیں خوش تھیں کہ ہم نے جماعت کے دائمی مرکز کو اپنے خیال میں نیست و نابود کر دیا ہے اور اس آواز کو جو دنیا کو توحید کا سبق یاد دلانے کے لئے اٹھی ہے خاموش کر دیا ہے مگر اس وقت بھی سچے آسمانی آقا کی آواز ہم بے بس غلاموں کے کان میں گونج رہی تھی

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ - یَا اَحْمَدُ اِلْاَ

تہدیداً لِحُکّام اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (تذکرہ صفحہ ۲۹۵)

یعنی یہ صرف مومنوں پر وقتی طور پر مواخذۂ حکام کا ابتلاء آیا ہے اور یہ ابتلاء صرف تہدید ہے۔ تا خدام احمد میں قربانی کا ایک نیا جذبہ پیدا ہو جائے۔ ورنہ اس سے زیادہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس دائمی مرکز کی آواز کو دبا دیا جائے بلکہ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تیرے سپرد کی ہے وہ تجھے معاد کی طرف ضرور لوٹا لائے گا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں جماعت میں پھر ایک نئی زندگی عطا کی ہے ان واقعات کو دیکھ کر ایک مخلص احمدی کو عجیب قسم کا سرور حاصل ہوتا ہے۔ سلسلہ کے مختلف شعبوں میں ترقی کے متعلق آپ سن چکے ہیں۔ مالی لحاظ سے جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اُٹھنے کی جو ہمت عطا فرمائی ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ چنانچہ کچھ ماہ کے بعد مرکزی دفاتر کی تنظیم کو شروع کیا گیا۔ اگر ایک طرف مبلغین کرام کے وفود تبلیغ اسلام کے لئے نکلنے شروع ہو گئے تو دوسری طرف نظام بیت المال میں نئی زندگی پیدا کرنے کے لئے نظارت بیت المال کے نمائندگان بھی باہر نکل پڑے اور جماعت میں مالی قربانی کے جذبہ کو ابھارنے کے لئے مختلف علاقوں میں دورے شروع کرائے گئے۔ ادھر احباب جماعت نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی خطرناک حالات میں بھی اپنے وعدہ کے مطابق ان کے مرکز اور مقاماتِ مقدسہ کی معجزانہ رنگ میں حفاظت کی ہے تو ان کے دل میں بھی ایک نیا جذبہ اور نیا جوش پیدا ہوا اور مرکز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ اس وقت مرکز قادیان کی حالت اس پرندے کی تھی جس کے گھونسلے کو سخت آندھی اور طوفان کا سامنا کرنا پڑا ہو اور وہ تنکوں کو اٹھائے نئے سرے سے گھونسلے کی درستی میں لگ جائے۔

چنانچہ ہم نے اپنے محلے میں ہائی سکول کی بلڈنگ دوبارہ تیار کی گئی۔ بہشتی مقبرہ کی حفاظت کے لئے پختہ دیوار تعمیر کی گئی اور دار المسیح کے خدام کے لئے گزارہ کی مستقل صورت پیدا کرنے کے لئے درویش فنڈ قائم کیا گیا۔ اور وہ تمام شعبے جو تقسیم سے پہلے کام کر رہے تھے ان کو پھر شروع کیا گیا۔ تقسیم ملک کے بعد پہلے سال انجمن کا سالانہ بجٹ صرف پچاس ساٹھ ہزار روپیہ تھا مگر یہ ترقی کرتا چلا گیا اور آج جماعت کی مجموعی مالی قربانی کا جائزہ لیا جائے تو ۱۱/۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ سے کم نہیں حالانکہ سارے ہندوستان میں کمانے والے چندہ دہندگان کی تعداد صرف چار ہزار ......!

دنیا کے اس مادی ماحول میں جبکہ مال و دولت کی محبت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بعض اوقات بیٹا باپ کو اس دولت کے حصول کے لئے قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا اور بیسیوں واقعات آئے دن سامنے آتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو یا بھائی نے بھائی کو جائداد کے لالچ میں قتل کر دیا۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد میں دین کے لئے مالی قربانیوں کا معجزانہ انقلاب اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس لئے پیدا ہوا کہ ہر احمدی کا یہ پختہ ایمان ہے کہ

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔" (فتح اسلام)

معزز حاضرین! ایک سنجیدہ مزاج انسان جب جماعتِ احمدیہ کے افراد کی قربانیوں کا سرسری جائزہ لیتا ہے تو وہ محوِ حیرت ہو جاتا ہے ہر احمدی کے جزوِ ایمان میں یہ بات داخل ہے کہ وہ کم از کم ۱/۱۶ حصہ اپنی آمد کا باقاعدہ مرکز کو بھجواتا رہے۔ بلکہ آہستہ آہستہ احمدیت کے معاشرہ میں بقایا دار اور نادہند کا لفظ ذہنوں میں ایسے شخص کے لئے حقارت کا تصور پیدا کرتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ تحریکِ جدید کے نام سے ایک اور مستقل چندہ ہے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے وقفِ جدید کا ایک تیسرا نظام قائم ہے۔ جس کیلئے احباب الگ قربانی کر رہے ہیں

تقسیم کے بعد ہندوستان کے غریب احمدیوں نے اپنے مرکز کی آبادی اور اس میں اہم ضروریات کی تکمیل کیلئے مختلف رنگ میں جو قربانی کی ہے اگر تقسیم کے بعد اب تک اس مالی قربانی کا جائزہ لیا جائے تو اس کی میزان ایک کروڑ روپے سے بڑھ جاتی ہے

آپ تصور فرمادیں کہ تقسیم کے بعد اس محلہ کی ایک ایک اینٹ کی ہم نے دوبارہ قیمت ادا کی ہے۔ گویا یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھلانے کے لئے ایسے حالات پیدا کر دئے کہ جماعت جو قادیان کے چپہ چپہ کی مالک تھی (اس لئے کہ ہر احمدی کی جائداد وقف تھی) وہ سب کا سب اس سے چھن گیا۔ یہاں کے رہنے والے خالی ہاتھ خدائی نصرت کا انتظار کرنے لگے۔ تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کے دروازے کھولے اور فرزندانِ احمدیت نے چند سالوں میں مرکز کی اہم ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دل کھول کر مالی قربانیاں کیں اور وہ پودا جو مخالف کے خیال میں حوادثِ زمانہ کا شکار ہو کر دب گیا تھا اس کی خوبصورت ٹہنیاں مگر صحت مند کونپلیں پھوٹنے لگیں۔

اور اب مخالف سے مخالف بھی اس امر کو محسوس کرنے لگ گیا ہے کہ اس کی مضبوط شاخیں پھر نکلنی شروع ہو گئی ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھ کا یہ لگایا ہوا پودا جماعت کے دائمی مرکز میں پوری شان سے بڑھے گا۔ پھولے گا اور پھلے گا اور کوئی نہیں جو اس کو نابود کر سکے۔ بس یہ کہ گہ

قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

معزز حاضرین! مجھے اپنے زمانہ تبلیغ میں مذہبی تحریکوں، اور اب مرکز میں آنے کے بعد گزشتہ چار سال میں مختلف سیاسی جماعتوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ یہ لوگ اپنے ممبران میں سالانہ چندہ جو بالکل معمولی ہوتا ہے اس کی ادائیگی کا بھی جذبہ پیدا نہیں کر سکے۔ اس وقت کانگرس ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت ہے جس کے پیچھے حکومت کا ایک مضبوط ہاتھ ہے مگر اس کے پارٹی الیکشن کے وقت ممبر شپ کی سالانہ فیس کے لئے ان کے لیڈر جس طرح مارے مارے پھرتے ہیں وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں اور اس کے مقابلہ میں جماعتِ احمدیہ اپنے امام کی آواز پر جان و مال قربان کرنے کے لئے اس طرح دوڑتی ہے جس طرح سدھائے ہوئے پرندے اپنے مالک کی طرف آتے ہیں

علاقہ پونچھ و کشمیر اس وقت بہت ہی پچھڑا ہوا علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ مجھے اس سال اس علاقہ میں احمدی جماعتوں کا دورہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ باوجود غربت اور مجبوریوں کے احمدیوں کی مالی قربانی کے نظارے دیکھ کر انسان کی روح آستانۂ الٰہی پر بے اختیار جھک جاتی ہے۔ کیا اس زمانہ میں کوئی ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے کہ اپنے گھر کا سامان فروخت کر کے دین کے لئے پیش کیا جائے اور پھر اس یقین کے ساتھ یہ قربانی کی جاتی ہے کہ اس سے ان کا پیدا کرنے والا محبوب خدا خوش ہوگا اور ان کے اموال میں ترقی ملے گی۔ اسی طرح جنوبی ہند کے دورہ میں میرے واجب الاحترام بزرگ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور برادرم مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر بھی شامل تھے بعض جماعتوں میں ایسے احباب جن کے جسم پر پورے کپڑے بھی نہیں تھے جب وہ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے مالی قربانی کا نمونہ پیش کرتے تھے تو بے اختیار رقت طاری ہو جاتی تھی۔ میں ایسے موقع پر ایک امیر اور غریب دونوں کے چہروں کے تغیرات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ میرے یہ دونوں دوست خدا کے فضل سے اپنے علاقہ میں مخیّر طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جب ایک غریب احمدی ایک روپیہ لا کر دیتا تھا تو میرے یہ بھائی بھی بے اختیار آبدیدہ ہو جاتے تھے گویا دنیا میں یہی ایک جماعت ہے جس کا امیر اور غریب دونوں قسم کا طبقہ قربانی کے لحاظ سے شانہ بشانہ چل رہا ہے۔

آپ کے دل میں خیال پیدا ہوگا کہ اس قدر وصولی کے لئے نہ معلوم کتنا عملہ ہوگا۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ ہر جماعت میں وصولی کے فرائض مخلصین جماعت نہ صرف آنریری طور پر بلکہ خدمتِ دین کے پُرخلوص جذبہ سے ادا کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس وقت ایسے خدمتگزاروں کے مقام کو دنیا نہیں سمجھتی مگر وہ زمانہ آنے والا ہے بلکہ اب دن بدن قریب سے قریب تر چلا آ رہا ہے۔ جبکہ آئندہ نسلیں ان خوش قسمتوں کی اس خدمت پر رشک کیا کریں گی۔ گویا دنیا میں یہ واحد جماعت ہے جس کے لاکھوں روپے سالانہ کے بجٹ کی وصولی کیلئے ایک بھی Paid کارکن نہیں رکھا گیا۔ بلکہ سارے کے سارے آنریری اور طوعی رنگ میں یہ خدمت بجا لا رہے ہیں

مگر اے شمع احمدیت کے پروانو! اس امر کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اس کے باوجود ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ بہت سی مشکلات ہیں جو ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ ابھی ایک عظیم روحانی جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ اور اس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کر لیں گے۔ اور غیب سے اس کی ترقی کے سامان ہوں گے۔ پچھلا پچاس سالہ تجربہ تمہارے سامنے ہے دشمن نے لاکھ روکاوٹیں ڈالیں اس نے کروڑوں حملے کئے اس نے طعنے بھی دئے اس نے گالیاں بھی دیں۔ اس نے برا بھلا بھی کہا۔ بڑے بڑے لوگ مخالفت کے لئے بھی اُٹھے۔ اور انہوں نے چاہا کہ سلسلہ کی ترقی کو روک دیں مگر خدا تعالیٰ کا کام ہو کر رہا اور اس نے الہام کر کے ایسے لوگ کھڑے کر دئے جو اس کے دین کے انصار بنے۔ اور یقیناً اب بھی ایسا ہی ہوگا۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ تغیراتِ زمانہ سے متاثر ہونے کے باوجود مخلصین جماعت نے اللہ کے دین کی خاطر ہر رنگ میں قربانی کی ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کے پودے کو اپنے خون سے سینچا ہے مگر بعض اوقات جماعت کا کمزور طبقہ یہ کہہ اٹھتا ہے کہ قربانیوں کا یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ پس ایسے بھائیوں سے میں صرف یہی کہوں گا کہ ابھی تو ہم نے وہ بنیاد ہی رکھی ہے جس پر اسلام و

ولادت:۔ مکرم ڈی ایچ ایم منڈاسگھر صدر جماعت احمدیہ ہبلی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ر تبلیغ ۱۳۴۹ ہش کو نواسی عطا فرمائی ہے نومولودہ عزیز شاد احمد ابن محمد عثمان صاحب آف سورب کی بچی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین بنائے اور درازیٔ عمر بخشے

مرزا وسیم احمد قادیان

واحمدیت کی ایسی عظیم الشان عمارت کھڑی ہو رہی ہے جس کے سامنے دُنیا کی تمام مذہبی عمارتیں بالکل حقیر نظر آئیں گی۔ اِس لئے قربانی کا یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک۔ کہ دُنیا کے ہر کونے سے یہ آوازیں نہ آنی شروع ہو جائیں کہ

پائے محمدیاں بر منار بلند تر
محکم افتاد۔

جب تک جماعت کا ہر فرد نہ صرف اموال بلکہ سر کو ہتھیلی پر رکھ کر دین کے لئے میدان میں نہ آئے اُس وقت تک وہ دائمی کامیابی نہیں مل سکتی۔ جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ سے کیا ہے۔

ابھی تو ہماری ابتدائی Stage ہے۔ اور وہ عظیم الشان کام جس کے لئے خدا تعالےٰ نے ہم کو کھڑا کیا ہے وہ ابھی آگے ہے۔ اِس وقت ہمیں روپے کی اِس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ ہم کو مدرسے بنانے پڑتے ہیں۔ ہمیں مبلغین کی ضرورت ہے۔ ہمیں دُنیا کے مناسب حال لٹریچر کی ضرورت ہے۔ مگر آگے چل کر ہمیں روپے کی اِسلئے ضرورت ہوگی کہ ہم نے غریب اور امیر کے فرق کو مٹانا ہے۔ جب احمدیت کے ذریعہ اس کام کا آغاز ہوگا تو ہم اپنی پہلی قربانیوں کو بھول جائیں گے۔ بلکہ خود ہمیں شرم محسوس ہوگی کہ ہم نے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

[illegible] میں آخر میں حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کے الفاظ میں ہی عرض کروں گا کہ:۔

آؤ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اِس الٰہی نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دین و دنیا کی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دُنیا اِس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اُس میں سے وہ نُور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دُور کر دیا جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دُور کر دیا۔ جس نے ساری دُنیا کے دکھوں اور دردوں کو دُور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر اور غریب کو۔ ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفتِ باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔

اِنشاء اللہ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہے۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ **یہ بیج بڑھے گا اور پھُولے گا** اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے اور اپنا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضاء اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی محبت میں آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰینَا اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ شہادت ۱۳۴۹ ہش (اپریل ۱۹۷۰ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس رُوپے بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہُوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے۔ اِن احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۱۰	مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۱۵۰۵	مکرم حافظ پیر محمد صاحب
۱۰۳۰	" مولوی نثار احمد صاحب	۱۵۰۷	" شیخ آدم صاحب
۱۰۴۷	" عبدالعظیم صاحب	۱۵۰۸	" ہیڈ مولوی صاحب پنج گرام
۱۰۷۰	" سید غلام مصطفٰے صاحب	۱۵۱۱	مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۱۰۷	" میاں مظفر الدین صاحب پنجابی	۱۵۱۲	مکرم سید عبد القدیر صاحب
۱۱۲۰	" علی اکبر صاحب	۱۵۱۳	" سید اعجاز احمد شاہ صاحب
۱۱۲۹	انجمن احمدیہ	۱۵۱۴	" محمود احمد صاحب
۱۱۳۰	" جاوید خورشید صاحب	۱۵۱۵	" عبدالعزیز صاحب۔
۱۱۵۱	" پی محمد صاحب	۱۵۱۶	" بشیر الدین خان صاحب
۱۱۵۳	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۵۱۷	" عبدالحفیظ صاحب
۱۱۵۶	" نذیر احمد صاحب عابد	۱۵۲۲	" محمد سلیمان صاحب
۱۱۶۲	" میسرز ایسٹرن ٹریڈرز	۱۵۲۳	" علم الدین صاحب
۱۱۶۵	محمد علی لائبریری	۱۵۲۴	" سید محمد احمد [illegible]
۱۱۶۸	مکرم ٹی۔ اے احمد صاحب	[illegible]۲۶	[illegible]یم صاحب
۱۱۸۴	" چوہدری محمد اشرف صاحب	۱۵۲۶	" وسیم احمد صاحب
۱۱۷۱	[illegible] حیدر آباد	۱۵۳۱	" غلام احمد صاحب
	[illegible] عبدالستار خان صاحب	۱۵۵۸	" محمد عبدالحمید صاحب
۱۲۱۰	" میسرز ہندوستان پیپر مارٹ	۱۵۹۸	" سید منظور احمد صاحب
۱۲۵۰	" بشیر احمد صاحب پردیسی	۱۵۹۴	" میجر سلطان احمد صاحب
۱۳۲۴	مکرمہ نجم النساء صاحبہ	۱۶۰۰	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب
۱۳۵۸	مکرم مرزا سعید احمد صاحب	۱۶۹۴	لائبریری مسجد احمدیہ
۱۳۶۱	" صدیق امیر علی صاحب	۱۸۰۱	مکرم محمد عثمان صاحب
۱۳۷۴	نیشنل لائبریری	۱۸۰۳	" میاں نذیر حسین صاحب
۱۴۹۳	مکرم پروفیسر مصلح الدین صاحب۔	۱۸۴۱	" [illegible]
۱۴۹۴	میسرز ارشد برادرز		[illegible] عبدالقدوس صاحب
۱۴۹۵	میسرز مبارک [illegible]	۱۹۶۰	" مولوی عبدالمالک صاحب ایچ۔ اے

بھانڈیر میں کامیاب مناظرہ

بقیہ صفحہ ۱۰

اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کی۔ اور مسئلہ ختم نبوت اور صداقت حضرت مرزا صاحب کو زیرِ بحث لا کر وقت گذارنا چاہا لیکن احمدی مناظر نے توجہ دلائی کہ جو مسئلہ زیرِ بحث ہے اس پر گفتگو کی جائے۔ دیگر مسائل پر بھی ہم بحث کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن اس وقت جو مسئلہ زیرِ بحث رکھا گیا ہے بحث کو اسی میں محدود رکھا جائے۔ اور دوسرے مضامین کو درمیان میں لا کر خلط مبحث نہ کیا جائے۔

بہرحال غیر احمدی مناظر، احمدی مناظر کے پیش کردہ مسکت دلائل کا جواب نہ دے سکے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم علاقہ جالون اور بھائی جمال احمد صاحب کے بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے اور اس مناظرہ کے بہتر نتائج برآمد ہوں۔ آمین ﴿

ضروری تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۵ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش شمارہ ۶ میں امتحان کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے جس میں دو غلطیاں قابلِ اصلاح ہیں۔ دوست اپنی اپنی جگہ تصحیح فرمالیں:۔

① مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری کے نمبر ۶۲ کی بجائے ۵۲ شائع ہوئے ہیں۔ ان کے اصل نمبر ۶۲ ہیں تصحیح کر لی جائے۔

② مکرم عبدالحکیم صاحب وانی ابن عبد الکریم صاحب وانی آف آسنور کا نام شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ ان کے نام کی جگہ ان کے والد صاحب کا نام شائع ہوگیا! عبدالکریم وانی کی جگہ عبدالحکیم وانی درست کر لیا جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کے خُسر محترم سید محمود علی صاحب آف کرنول عرصہ دو تین ماہ سے کمر اور پیٹ وغیرہ میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ لمبی بیماری کے سبب ضعف بھی بہت ہو گیا ہے۔ تمام بزرگانِ کرام اور احباب جماعت سے اُن کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے معززینِ شہر کو دعوتِ عصرانہ

اور

سٹیٹ منسٹر سردار ستنام سنگھ باجوہ کی شرکت اور خطاب

"جماعتِ احمدیہ کے ممبران بلند اخلاق اور با اصول ہیں۔ یہ لوگ ہر امتحان میں کامیاب نکلے ہیں اور ان کی وفاداری پر کسی طرح کا شک نہیں ہو سکتا"۔ (ستنام سنگھ)

قادیان ۹؍مارچ۔ کل پانچ بجے شام احمدیہ محلہ میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مقامی معززینِ شہر کو دعوتِ عصرانہ دی گئی جس میں مختلف طبقات کے ڈیڑھ سو عمائدین نے شرکت کی۔ ایس۔ پی صاحب اور ڈی۔ سی صاحب نے بھی شرکت کا وعدہ کیا تھا مگر عین وقت پر دیگر ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ شرکت نہ کر سکے۔ سٹیٹ منسٹر سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ خصوصی مہمان تھے جو جماعت کی دعوت پر اسی غرض سے چنڈی گڑھ سے آج ہی تشریف لائے۔ آپ نے ... عصرانہ میں شرکت کی بلکہ ایک برجستہ خطاب بھی فرمایا جس میں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ محبت و الفت کے اپنے قریبی تعلقات کا اظہار کیا۔ اور واضح کیا کہ جماعت کے ممبران بلند اخلاق اور با اصول لوگ ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ ایک بڑا امتحان تھا۔ اس امتحان میں ان لوگوں نے جو سوجھ بوجھ۔ اعلیٰ بصیرت اور عملی نمونہ دکھایا اس کے پیشِ نظر نہ کسی احمدی بشر پر کسی طرح کا شک ہے اور نہ کسی کو ان کی وفاداری پر شک ہو سکتا ہے۔

اس تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر امور عامہ کی مختصر مگر جامع تقریر سے ہوا۔ آپ نے پنجابی زبان میں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ہر سال عید کے موقعہ پر اپنے شہر کے سب عمائدین کو دعوت دیا کرتے ہیں۔ اس بار بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر ایسی دعوت کا پروگرام جناب باجوہ صاحب سے طے ہوا۔ مگر آپ کی عدیم الفرصتی کے سبب جلد وقت نہ نکل سکا۔ اور آج یہ موقعہ میسر آیا ہے۔

آپ نے فرمایا یہ عید کا ہی موقعہ ہوتا ہے جبکہ ہم اپنے شہر واسیوں سمیت ایک جگہ محبت کے ساتھ مل بیٹھیں۔ ہمارے لئے یہ خوشی کا مقام ہے کہ شہر کے مختلف طبقے کے دوست یہاں جمع ہیں۔ سیاسی بھی اور مذہبی بھی۔ سب اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ان میں ہمارے شہر کا ایسا معزز فرد بھی ہے جو ہم سب کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر سب کو اعتماد ہے۔ جناب باجوہ صاحب سب کے کام کرتے ہیں۔ ہم ان کی ترقی اور عروج کے خواہش مند ہیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے میں سب دوستوں کا بالخصوص جناب باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہماری دعوت پر تشریف لائے اور ہماری خوشی میں شریک ہوئے۔

اس کے بعد سٹیٹ منسٹر جناب باجوہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا — مجھے بہت خوشی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ہمیشہ محبت اور پیار کا ثبوت دیا جاتا ہے ۲۲ سال سے جو پیار اور ستکار ان کی طرف سے ہمیں مل رہا ہے میں ہمیشہ اس کا مشکور رہا ہوں۔ عید کا تہوار بلاشبہ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ گو عید مبارک کو گزرے کافی دن ہو گئے اور مجھے اس تقریب میں شرکت کے لئے اسی وقت ان کا حکم نامہ ملا تھا۔ مگر سرکاری کاموں میں بیحد مصروفیت کے سبب حاضر نہ ہو سکا میں نے اپنی مجبوری بتائی تو جواب ملا کہ جب آپ کو موقعہ ملے پروگرام بنا لیا جائے گا۔ پس اس کشش اور محبت کے سبب ان بھائیوں نے اپنے اس تہوار کی اس تقریب کو ہماری خاطر آگے کر کے آج شہر کے سب سجنوں اور دوستوں کو بلایا۔ اور مجھے بھی عزت بخشی ہے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ محبت و الفت کے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے جناب باجوہ صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ کا میں تو شروع سے قائل ہوں۔ یہ پیار اور محبت اور انصاف کے ساتھ چلنے والی جماعت ہے۔ میں نے اپنی ہر تقریر میں یہی بتایا ہے۔ قادیان میں آنے سے قبل بھی جبکہ سرگودھا میں ہماری رہائش تھی اس جماعت کے ساتھ قریبی تعلق رہا ہے اور پھر تقسیم ملک کے وقت اس جماعت ہی کے بعض افراد نے جو حسن سلوک اور احسان ہم سے کیا اس ناطے میرے دل میں ان کا بڑا مان ہے بلکہ ہماری وجہ سے بسا اوقات انہیں اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے لڑائی مول لینی پڑی۔ مگر یہ لوگ پورے ثابت قدم رہے۔

اس موقعہ پر جناب باجوہ صاحب نے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے والد بزرگوار جناب چوہدری بشیر محمد صاحب باجوہ کے اس خصوصی حسن سلوک کا تفصیلاً ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ تقسیم ملک کے وقت ہم اپنی امانت ان کے پاس چھوڑ آئے تھے وہ سب کی سب ہمیں مل گئی۔ اور روانگی کے وقت ہر طرح ہمارا خیال رکھا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب باجوہ صاحب نے بتایا کہ یہ جماعت کے اصول ہیں۔ اور یہ لوگ بڑے با اخلاق اور با اصول لوگ ہیں۔ ان ذاتی تعلقات کی بناء پر حالیہ الیکشن میں اس جماعت نے اپنے پیار کا ثبوت دیا۔ میری درخواست پر حضرت صاحب نے میرے لئے دعا کی اور اسی دعا کی برکت سے میں ممبر بنا اور پھر آپ ہی کی نظرِ عنایت سے میں وزارت میں حصہ دار بنا۔ میں اور میری ساری خدمات اس جماعت کے لئے حاضر ہیں۔ میں اور میرے ساتھی اور قادیان والے آپ کے ساتھ ہیں۔

آپ لوگوں نے جس قسم کا پیار ہم سے کیا ہے اسی طرح ہم بھی کرتے رہیں گے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ بھی آئی تو ہم نے اس وقت بھی دیکھا کہ آپ لوگ ایسے محتاط رہے کہ جماعت کی طرف کوئی معمولی اشارہ بھی نہیں کر سکا۔ یہ آپ لوگوں کی اعلیٰ سوجھ بوجھ اور بلند اخلاقی اور با اصول ہونے کا ثبوت تھا کہ نہ کسی احمدی بشر پر کسی طرح کا شک ہے، اور نہ آپ لوگوں کی وفاداری کسی طرح کے شک و شبہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔

خدا کرے کہ ہمارا یہ پیار اور محبت اسی طرح قائم رہے۔ اس تقریری پروگرام کے بعد جملہ حاضرین کی مٹھائی اور چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ بعد فراغت اسی مقام پر شہر اور مضافات کے بہت سے ملاقاتی بھی جناب باجوہ صاحب سے ملاقات اور دوسری اغراض سے حاضر رہے اور باجوہ صاحب دیر تک ان سب کی باتیں سنتے اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات فرماتے رہے بالآخر مغرب کے وقت احمدیہ محلہ سے رخصت ہوئے اور یہ تقریب بخیر و خوبی اور خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ { "AUTOCENTRE" } فون نمبرز { 23—1652, 23—5222 }

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں ——!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★— آفس و فیکٹری : ۱۰۔ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۲۴ — ۳۲۷۲
★— شوروم : ۱۲/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۳۴ — ۰۴۰۱
★— تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ۔ "GLOBE EXPORT"